جلد52/شمارہ 11-2011ء

نبوت 1390ہش/نومبر 2011ء

ماھنامہ

انصاراللہ

بیت النصر۔اوسلو ناروے

بیت النصر کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ نے 30/ستمبر 2011ء کو فرمایا

ایڈیٹر
محمد محمود طاہر

فی پرچہ قیمت -/20 سالانہ -/200

خصوصی دعاؤں اور نفلی روزہ کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اکتوبر 2011ء میں فرمایا۔

صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔ ......آج دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کیلئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں وہ اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کیلئے بہت دعائیں کریں ...... ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کیلئے دعا کرے۔ یہی ہمارے ہتھیار ہیں اور اسی کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

مجھے یاد ہے خلافت رابعہ میں جب میں ربوہ میں تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق دعا کی، حالانکہ اس وقت کے حالات آج کل کے حالات کا عشر عشیر بھی نہیں تھے۔ کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔ میں پہلے دن سے ہی جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی حالتوں کی درستی کی طرف اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ کریں۔

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصاراللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

نبوت 1390ہش نومبر 2011ء

جلد 52

شمارہ 11

فون نمبر 047-6212982۔فیکس 047-6214631

موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ

☆ محمود احمد اشرف

☆ مبشر احمد خالد

پبلشر: حافظ عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ:

فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ

دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ ۔ پاکستان

سالانہ ..... 200 روپے

قیمت فی پرچہ ..... 20 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن والحدیث 3

کلام الامام 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

نماز میں حصول لذت کی دعائیں 8

اجتماع انصاراللہ جرمنی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام 9-10

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی خصوصی عرضداشت 11-12

نماز کے بعد کی دعائیں اور تسبیحات (صوبیدار محمد رفیق) 13-16

ایم ٹی اے ۔ دعوت الی اللہ اور تربیت کا بہترین ذریعہ (سید شمشاد احمد ناصر) 17-20

درود شریف کے بارہ میں ایک اعتراض کا جواب (ڈاکٹر مرزا سلطان احمد) 21-28

صغیرہ گناہ کبیرہ کس طرح بنتے ہیں (ارشاد عرشی ملک) 29-31

نظم ۔ عہد نو (عبدالسلام اسلام) 32

سفر جو ہم نے کیا (محمد انور نسیم) 33-34

نتیجہ امتحان روحانی خزائن جلد 21 نصف اوّل 35-36

اخبار مجالس 37-40

☆☆☆

اداریہ

خصوصی دعاؤں اور نفلی روزہ کی تحریک

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے ظلم وستم کے تناظر میں احباب جماعت کو اپنے خطبہ جمعہ 7/اکتوبر 2011ء میں خصوصی دعاؤں اور ہفتہ وار نفلی روزہ کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک رؤیا بھی بیان فرمائی جس میں پاکستان کے حالات کی تبدیلی تمام احمدیوں کی متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ وابستہ بتائی گئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے اگلے خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اکتوبر 2011ء میں اپنی تحریک دعا و روزہ کا اعادہ فرمایا اور احباب کو سوموار یا جمعرات کو مقامی سطح پر اجتماعی طور پر نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی ہے۔ ہماری فلاح وکامیابی کا راز اسی میں ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور کے منشاء کے مطابق متضرعانہ دعاؤں اور نفلی روزوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے حالات کی بہتری کے لئے التجا کریں اور اس کے در پر جھک جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اضطرار اور قلق کے ساتھ کی جانے والی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ آج پاکستان کے احمدی بالخصوص حالت اضطرار میں ہیں۔ اس حالت میں ہم دعاؤں اور نفلی عبادات کو خصوصی التزام کے ساتھ بجالائیں تو رحمت الٰہی یقیناً جوش میں آئیگی۔ جس کے نتیجہ میں حالات میں تبدیلی آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

> ''دعا کے لئے بھی یہی قانون ہے کہ جسم تکالیف اُٹھاوے اور روح گداز ہو اور پھر صبر اور استقلال سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر حسن ظن سے کام لیا جاوے......ایسا ہوتا ہے کہ دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلا آتے ہیں......ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ:706-708)

اللہ تعالیٰ ہمیں فنافی اللہ ہو کر دعاؤں اور عبادات کی توفیق دے اور ہماری متضرعانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

القرآن

مضطر کی دعا

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ. اَمَّنْ یَّھْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ. (النمل:63،64)

ترجمہ: یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قراری کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ یا (پھر) وہ کون ہے جو خشکی اور تری کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے وہ جو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر ہوائیں چلاتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت بلند ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ (اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

......()......()......

حدیث نبوی ﷺ

راتوں کے تیر

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَ لُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ. (ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر:3498)

ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا جواب دوں! کون ہے کہ جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!

کلام الامام

مرد فانی کی دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اب کیا یہ تسلی بخش ثبوت نہیں ہے کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک روحانی قانونِ قدرت ہے کہ دُعا پر حضرت احدیت کی توجہ جوش مارتی ہے اور سکینت اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ملتی ہے اگر ہم ایک مقصد کی طلب میں غلطی پر نہ ہوں تو وہی مقصد مل جاتا ہے اور اگر ہم اس خطا کار بچہ کی طرح جو اپنی ماں سے سانپ یا آگ کا ٹکڑہ مانگتا ہے اپنی دُعا اور سوال میں غلطی پر ہوں تو خدا تعالیٰ وہ چیز جو ہمارے لئے بہتر ہو عطا کرتا ہے۔ اور با ایں ہمہ دونوں صورتوں میں ہمارے ایمان کو بھی ترقی دیتا ہے کیونکہ ہم دُعا کے ذریعہ سے پیش از وقت خدا تعالیٰ سے علم پاتے ہیں اور ایسا یقین بڑھتا ہے کہ گویا ہم اپنے خدا کو دیکھ لیتے ہیں اور دُعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتدا سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنّت اللہ یہ ہے کہ اُس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دُعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اُس مردِ فانی کی دُعائیں فیوضِ الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ یہ دُعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر درحقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دُعا کرنے کے وقت میں حضرتِ احدیّت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اُس وقت وہ ہاتھ اُس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دُعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اُس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے‘‘۔ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 238، 239)

عربی منظوم کلام

نَخِرُّ اَمَامَکَ خَشْیَۃً وَّ نُکَبِّرُ

تُحِیْطُ بِکُنْہِ الْکَائِنَاتِ وَسِرِّھَا
وَتَعْلَمُ مَاھُوَ مُسْتَبَانٌ وَّ مُضْمَرُ

تو کائنات کی کنہ اور بھیدوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔اور جو ظاہر ہے اور جو (دل میں) پوشیدہ ہے تو اسے خوب جانتا ہے

وَ نَحْنُ عِبَادُکَ یَا اِلٰھِیْ وَ مَلْجَأِیْ
نَخِرُّ اَمَامَکَ خَشْیَۃً وَّ نُکَبِّرُ

اور میرے معبود اور میری پناہ! ہم تیرے بندے ہیں۔ہم خشیت سے تیرے آگے ہی گرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں

سَقَانِیْ مِنَ الْاَسْرَارِ کَاْسًا رَوِیَّۃً
وَ اِنْ کُنْتُ مِنْ قَبْلِ الْھُدٰی لَا اَعْثَرُ

اس نے مجھے اَسرار کا سیر کن پیالہ پلایا اگرچہ میں اس راہنمائی سے پہلے (اس سے) آگاہ نہیں تھا۔

غَیُوْرٌ یُبِیْدُ الْمُجْرِمِیْنَ بِسُخْطِہٖ
غَفُوْرٌ یُّنَجِّی التَّائِبِیْنَ وَیَغْفِرُ

وہ غیرت مند ہے۔اپنے غضب سے مجرموں کو ہلاک کر دیتا ہے۔وہ بخشتا ہے توبہ کرنے والوں کو نجات دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔

وَحِیْدٌ فَرِیْدٌ لَاشَرِیْکَ لِذَاتِہٖ
قَوِیٌّ عَلِیٌّ مُّسْتَعَانٌ مُقَدِّرُ

وہ یگانہ و یکتا ہے، اپنی ذات میں لاشریک ہے قوی (اور) بلند مرتبہ ہے، اسی سے مدد مانگی جاتی ہے (اور) تقدیر بنانے والا ہے

(القصائد الاحمدیہ مترجم صفحہ:31)

فارسی منظوم کلام

از پئے دُنیا بریدن از خُدا

از پئے دُنیا بریدن از خُدا
بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

دنیا کی خاطر خدا سے قطع تعلق کر لینا بس یہی بدبختوں کی نشانی ہے

چوں شود بخشایش حق بر کسے
دل نمے ماند بدنیایش بسے

جب کسی پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو پھر اس کا دل دنیا میں نہیں لگتا

خوشترش آید بیابانِ تپاں
تا درد نالد ز ہجرِ دلستاں!

اُس کو تپتا ہوا صحرا پسند آتا ہے تاکہ وہاں اپنے محبوب کے حضور میں گریہ و زاری کرے

پیش از مُردن بمیرد حق شناس
زینکہ محکم نیست دُنیا را اساس

عارف انسان تو مرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے کیونکہ دُنیا کی بنیاد مضبوط نہیں ہے

ہوش کُن ایں جائیکہ جائے فناست
باخدا مے باش چوں آخر خداست

خبردار ہو کہ یہ مقام فانی ہے باخدا ہو جا۔ کیونکہ آخر خدا ہی سے واسطہ پڑتا ہے

(درثمین فارسی مترجم صفحہ:283)

اردو منظوم کلام

مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اَے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یوں مایُوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے
راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(درثمین اردو صفحہ: 157)

نماز میں حصول لذت کی دُعائیں

☆ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ‎:(ابراہیم:41)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔ اگر نماز میں توجہ پیدا نہ ہو رہی ہو تو پنج وقت نماز میں ہر ایک رکعت کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر یہ دعا کی جائے۔

''اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں۔ اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں ہو سکتا تُو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دُور ہو کر حضورِ نماز میں میسر آوے۔''

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ: 37)

☆ بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا سکھائی:

''اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلۂ نُور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔''

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ: 616)

(مرسلہ قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2011ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ کبھی نہ چڑھنے دیں

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکرم صدر صاحب انصار اللہ جرمنی نے سالانہ اجتماع کے لئے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کا بہترین طریق یہ ہے کہ خود اپنا نیک نمونہ ان کے سامنے پیش کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر کار بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے۔ اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلاء بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (الاعراف: 197) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بد بخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی۔ اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی

رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے......اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو"۔　(ملفوظات جلد 4 صفحہ: 443-445)

یورپ کے ماحول میں بہت سے والدین اپنی اولاد کے متعلق متفکر اور پریشان دکھائی دیتے ہیں کہ اولاد تو ہے لیکن نافرمان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی معاشرہ میں روزمرہ کی زندگی بہت آسان اور سہولیات سے پر ہے۔ جو تربیت کا زمانہ ہوتا ہے اس وقت غفلت برتی جاتی ہے اور جب ہاتھ سے نکلنے لگتی ہے تو اس وقت بے بسی کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں۔ مومن تو آسائش کے وقت بھی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی نعمتوں کے شکر سے غافل نہیں ہوتے۔ اس لئے **اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ کبھی نہ چڑھنے دیں۔ انہیں تقویٰ کے رنگوں سے مزین کریں۔ انہیں نمازوں کا عادی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔** ان کی نیکیوں اور دین کی خدمت کی باتیں آپ کے لئے فخر کا باعث ہونی چاہئیں۔ **اگر آپ متقی اور دیندار اولاد چھوڑ جائیں تو یہی وہ متاع ہے جو آخرت میں بھی آپ کے کام آئے گی۔** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس جو ابھی آپ نے سنا ہے اس کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور اپنی اصلاح اور اولاد کی نیک تربیت پر دھیان دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور تمام شاملین پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تحریک دعا و نفلی روزہ

صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی خصوصی عرضداشت

پیارے انصار بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7/اکتوبر 2011ء کو اپنے تاریخ ساز خطبہ جمعہ میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اپنی دعائیں انتہا تک پہنچانے اور ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی۔ جیسا کہ رپورٹس آرہی ہیں بعض مجالس، اضلاع اور علاقہ جات نے اس تحریک پر فوری عملدرآمد شروع کروایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ دیگر مجالس اور جملہ انصار سے بھی مرکز یہی توقع کرتا ہے۔ جیسا کہ تیسری سہ ماہی میٹنگ میں بھی خاکسار نے عرض کیا تھا کہ ہمارا اصل لائحہ عمل خلیفۂ وقت کی آواز پر فوری لبیک کہنا ہے۔ پس آج جب ہمارے ہی نازک حالات سے بے قرار ہوکر ہمارے پیارے امام نے ہمیں اور ہماری خاطر دنیا بھر کے احمدیوں کو خصوصی دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تو ہمارا اولین فرض بنتا ہے کہ **سمعنا و اطعنا** کہتے ہوئے سب سے پہلے اس پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ میں فرمایا کہ: ''ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کردیں۔ پاکستان کے احمدی خاص طور پر دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں اور ان دعاؤں کے ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنا بھی شروع کردیں۔ یقیناً اضطراری کیفیت میں کی جانے والی دعاؤں کو اللہ سنتا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مضطر کی دعا کو خدا تعالیٰ کبھی رد نہیں کرتا۔''

حضور نے مقامی سطح پر سوموار یا جمعرات کو اجتماعی طور پر نفلی روزہ کی تحریک کا اعادہ بھی فرمایا ہے۔ (خطبہ جمعہ 14/اکتوبر)

حضور انور نے خلافت رابعہ میں ایسے ہی مخالفانہ حالات کے دور میں اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''**خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہوسکتا ہے**''۔

حضور نے درد دل سے دعا کی ”اللہ کرے کہ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جو عرش الٰہی کو ہلا دیں۔“

حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم اضطرار کے ساتھ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کو حکم دے گا کہ میرے مظلوم بندوں کی مدد کے لئے پہنچو۔ ہمیں ہر دم یہ دعا کرتے رہنا چاہئے: رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۔ اے اللہ میں مغلوب ہوں تو خود ہمارا انتقام لے۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا ۔ اے اللہ ان دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور انہیں مکمل طور پر پیس ڈال۔

ہمارے جان سے عزیز امام نے درد میں ڈوبے ہوئے ان الفاظ میں اپنے مولیٰ کے حضور یہ زاری بھی کی کہ:۔

”اے خدا آج تجھے ہم تیری رحمت اور جلال کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ زمین جو تیرے پیارے رسول کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے سکون اور اپنے مفادات اور اناؤں کی تسکین کے لئے تیرے مظلوم بندوں پر تنگ کی ہوئی ہے اسے ہمارے لئے خار دار اور جنگل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اپنی رحمت خاص سے ہمارے لئے جنت بنا دے۔ ہمارے لئے اسے گل و گلزار کر دے۔ ہمیں تقویٰ میں ترقی کرنے والا بنا دے۔ ہمیں اپنا نہ ختم ہونے والا وصال عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو ہمیشہ قبولیت بخش۔ آمین“

تمام انصار بھائیوں کی خدمت میں میری نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ موجودہ نازک حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اضطرار کے ساتھ خدا کے دربار میں درد دل سے گریہ وزاری کریں اور مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کا ایسا شور بلند کر دیں کہ خدا کی رحمت اور غیرت جوش میں آ جائے۔ یاد رکھیں کہ ہمارا کام اطاعت امام میں دعائیں کرتے چلے جانا ہے اور اس راہ میں کبھی تھکنا نہیں اور اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا۔ نتیجہ پیدا کرنا خدا کا کام ہے۔

پس آئیں ایک دفعہ پھر ہم اپنی دعاؤں اور عبادات کو انتہا تک پہنچا کر اپنے مولیٰ کے حضور یہ عرض کریں کہ

؎ اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا تجھ میں سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

والسلام

خاکسار

ڈاکٹر عبدالخالق خالد

صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

نماز کے بعد کی دعائیں اور تسبیحات

(صوبیدار محمد رفیق صاحب۔ چک 20 منڈی بہاؤ الدین)

آج اس دور میں جس میں سے ہم گزر رہے ہیں نئی نئی ایجادات کے باعث انسان خدا سے دُور ہٹ چکا ہے۔ شیطان اپنے پنجے گاڑ رہا ہے اس لئے ہمیں بہت ذکر اللہ، دعاؤں اور تسبیحات کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنے رب کی پاکیزگی بیان کر کے معاشرہ کو جنت نظیر بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (الجمعہ: 11) اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ یہ تعلق اسوقت قائم ہوتا ہے جب بندہ اپنے مالک اور خالق کو بکثرت یاد کرتا اور پکارتا ہے تسبیحات کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ. (الواقعہ: 75) پس اپنے ربِّ عظیم کے نام کے ساتھ تسبیح کر۔

تسبیح کے کیا معنی ہیں؟ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بیان فرماتے ہیں ”میں نے بعض نادانوں کو دیکھا ہے جب جناب الٰہی اپنی کامل حکمت اور کمالیت سے اس کے قصور کے بدلے سزا دیتے ہیں اور وہ سزا اسکی شامتِ اعمال سے ہی ہوتی ہے جیسے فرمایا وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (الشوریٰ: 31) مثلاً کسی کا کوئی پیارے سے پیارا مر جائے تو اس ارحم الراحمین کو ظالم کہتے ہیں، بارش کم ہو تو زمیندار سخت الفاظ بک دیتے ہیں اور اگر بارش زیادہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کی کامل حکمتوں کو نہ سمجھتے ہوئے برا بھلا کہتے ہیں۔ اس لئے ہر آدمی پر حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس و تسبیح کرے“۔ (خطبات نور صفحہ 581)

پھر فرمایا ”انسان چونکہ کمزور ہوتا ہے اور اسکا علم اپنے کمال تک نہیں پہنچا ہوتا اور بعض اوقات اپنی کمزوریوں اور سستیوں کی وجہ سے نماز کو کبھی وقت سے بے وقت، کبھی بے توجہی سے پڑھتا ہے اور کبھی نمازوں میں اس کا خیال کہیں کا کہیں چلا جاتا اور پورا حضورِ قلب اور خضوع جو نماز کے ضروری ارکان ہیں ان کے ادا کرنے میں سستی ہو جاتی ہے یا نماز تدبیر سے نہیں پڑھی جاتی یا کبھی اصلی لذت اور سرور سے محروم رہ جاتا ہے اور باریک در باریک وجوہ کے باعث نماز میں کوئی نہ کوئی کمی یا نقص رہ جاتا ہے۔ اس واسطے حکم ہے کہ نماز کا سلام پھیرنے کا ساتھ ہی معاً استغفار پڑھ کر اپنی کمزوریوں اور نماز میں کوئی نقص رہ گیا ہے تو اسکی تلافی

خدا سے چاہے اور عرض کرے کہ یا الٰہی! اگر میری نماز کسی باریک در باریک کمی یا نقص کیوجہ سے قابل قبول نہیں تو میری کمزوریوں پر پردہ ڈال کر بخشش فرما اور میری عبادت کو قبول فرمالے۔ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ہم تیری اس کبریائی، عظمت اور جلال کو جو تیری ذات پاک کے شایان اور مناسب حال ہے کہاں جان سکتے ہیں اس واسطے ان کمیوں پر چشم پوشی فرما اور عفو کر۔گزشتہ غلطیوں کو معاف فرما اور آئندہ کے واسطے توفیق عطا فرما کہ ہم تیری عبادت بطریق احسن اور ابلغ کرنے کے لائق ہوں۔ (خطبات نور صفحہ 326، 327)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں ”تسبیح سے مراد نماز ذکر الٰہی، خدا تعالیٰ کی تحمید اور اسکی بزرگی کا اقرار و اظہار کرنا ہوتا ہے۔نماز کو تسبیح کے نام سے اس لئے موسوم کرتے ہیں کہ تسبیح سے مراد اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار اور اسکو جملہ عیوب و نقائص سے مبرّا اقرار دینا ہوتا ہے اور نماز میں بھی یہی امور مدّنظر ہوتے ہیں“۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل ص 273، 274)

ایک شخص نے تسبیح کے متعلق پوچھا کہ تسبیح کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا! ”تسبیح کرنے والے کا اصل مقصد گنتی ہوتا ہے اور وہ اس گنتی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔اب تم خود سمجھ سکتے ہو یا تو وہ گنتی پوری کرے یا توجہ کرے اور یہ صاف بات ہے کہ گنتی پوری کرنے والا توجہ کر ہی نہیں سکتا۔انبیاء علیہم السلام اور کاملین لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذوق ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا شدہ ہوتے ہیں انہوں نے گنتی نہیں کی اور نہ اسکی ضرورت سمجھی اہلِ حق ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ان کے لئے گنتی کا سوال اور خیال ہی بیہودہ ہے۔کیا کوئی اپنے محبوب کا نام گن کر لیا کرتا ہے؟ اگر سچی محبت اللہ تعالیٰ سے ہو اور پوری توجہ الی اللہ ہو تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر گنتی کا خیال پیدا ہی کیوں ہوگا۔وہ تو اس ذکر کو اپنی روح کی غذا سمجھے گا اور جس قدر کثرت سے کریگا زیادہ لطف اور ذوق محسوس کرے گا اور اس میں ترقی کریگا۔لیکن اگر محض گنتی مقصود ہوگی تو وہ اسے بیگار سمجھ کر پورا کرنا چاہے گا۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ: 17)

ایک صاحب نے سوال کیا کے بعد نماز کے 33 دفعہ اللہ اکبر وغیرہ جو پڑھا جاتا ہے اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔” آنحضرت ﷺ کا وعظ حسب مراتب ہوا کرتا تھا.....پس یاد رکھو کہ 33 مرتبہ والی بات حسب مراتب ہے ورنہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو سچے ذوق اور لذت سے یاد کرتا ہے اسے شمار سے کیا کام، وہ تو بیرون از شمار کرے گا۔

ایک عورت کا قصہ مشہور ہے کہ وہ کسی پر عاشق تھی۔اس نے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ تسبیح ہاتھ میں لئے پھر رہا ہے۔اس عورت نے اس سے پوچھا کہ تُو کیا کر رہا ہے اس نے کہا کہ میں اپنے یار کو یاد کرتا ہوں۔عورت نے کہا کہ یار کو یاد کرنا اور پھر گن گن کر؟۔درحقیقت یہ بات بالکل سچی

ہے کہ یار کو یاد کرنا ہوتو پھر گن گن کر کیا یاد کرنا ہے اور اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے، حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ نے جو 33 بار فرمایا وہ زمانی اور شخصی بات ہوگی کہ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہوگا تو آپ نے اسے فرمادیا کہ 33 مرتبہ کرلیا کرو اور یہ تو تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں، یہ مسئلہ بالکل غلط ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے حالات سے آشنا ہوتو اسے معلوم ہو جائیگا کہ آپ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا تھے۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ:18-19)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد استغفار اور دعائیں مانگنی چاہئیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ.

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسکے لئے کامل تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پورا پورا قادر ہے۔ اے میرے اللہ جسے تُو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تُو روکے اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ اور نہیں نفع دیتی کسی بزرگی والے کو تیرے مقابل کوئی بزرگی۔

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ)

اے میرے اللہ! تو سلامتی والا ہے۔ تیری طرف سے ہی سلامتی ملتی ہے۔ اے جلال اور عزت والے خدا تو برکتوں کا مالک ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ.

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار)

اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجالاؤں۔

نماز سے فراغت کے بعد تسبیح و تحمید بجالانے کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 بار الحمدللہ اور 33 بار اللہ اکبر کہے اور پھر سو پورا کرنے کے لئے یہ ذکر کرے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے اور مستحق حمد و ثنا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں

گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بہت زیادہ ہی) ہوں۔ (مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ میں اللہ سے جو میرا رب ہے بخشش مانگتا ہوں ہر گناہ سے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔ ''پس میں آپ کو بھی یہی پیغام دیتا ہوں کہ اپنے سینوں کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید سے بھر دیں۔ یہی تسبیح و تحمید ہے جو اب ہمارے کام آئے گی ورنہ اس کے بغیر یہ فتح اور نصرت ہمارے ہاتھوں سے ضائع ہو سکتی ہے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے استغفار کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ انسان اللہ تعالیٰ کی کما حقہٗ تسبیح اور تحمید نہیں کر سکتا۔ اگر چہ وہ اپنی طرف سے تسبیح و تحمید کا پورا پورا حق ادا کرتا ہے پھر بھی بعض غلطیاں رہ جاتی ہیں اس لئے تسبیح اور تحمید کے ساتھ ہی فرمایا کہ تم عجز کے ساتھ استغفار بھی کیا کرو۔

فتح و نصرت ملنے کے بعد خدا کے حضور یہ عرض کیا کرو کہ اے اللہ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود ہمیں پتہ ہے کہ اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا تو ہم بخشے جانے کے لائق نہیں ٹھہریں گے۔ ہم محض تیری بخشش کے سہارے زندہ ہیں۔ ہم اس امید پر زندہ ہیں کہ جب تیرے حضور حاضر ہونگے تو اے خدا تو ہم پر رحمت اور شفقت کی نظر کرے گا اور بخشش کی نگاہ ڈالے گا ورنہ یہ فتوحات جو تو نے ہمیں عطا کی تھیں ہم ان کا حق ادا کرنے کے لائق نہیں۔ اس جذبے کے ساتھ دوست جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید کریں گے اور استغفار کریں گے اور ربِّ کریم کے ساتھ پیار اور محبت کا تعلق جوڑیں گے تو پھر دیکھیں گے کہ انشاء اللہ وہ فتح و نصرت جس کے آثار میں دیکھ کر آیا ہوں وہ کس شان کے ساتھ آتی ہے۔ اس سے دنیا میں ایک نیا انقلاب برپا ہوگا۔ انسان کو ایک نئی جنت عطا ہوگی۔ لیکن وہ وہی جنت ہے جس کا پہلے آپ کے دلوں میں قائم ہونا ضروری ہے۔ یہی وہ جنت ہے جو آپ کے دلوں سے اُچھل اُچھل کر باہر نکلے گی اور دنیا میں پھیلے گی اور یہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی جنت ہے۔ یہ استغفار کی جنت ہے جس سے دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔'' آمین۔ (خطبات طاہر جلد 2 صفحہ:530)

رحمان خدا کی طرف سے مامور

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''اے لوگو! میں تمہیں وہی نصیحت کرتا ہوں جو رب العالمین کی طرف سے مجھ پر وحی کی گئی۔ میں رحمٰن خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ اس لئے تم اپنے تمام اہل و عیال کے ساتھ میرے پاس آؤ''۔

(سیرۃ الابدال اردو ترجمہ صفحہ:1)

''ایم ٹی اے''

دعوت الی اللہ اور تربیت کا بہترین ذریعہ

(مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی لاس اینجلس امریکہ)

16 ستمبر 2011ء ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ جرمنی میں ارشاد فرمایا۔حضور انور نے احباب جماعت کو تقویٰ، طہارت، پاکیزی، اصلاح نفس کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی اور حوصلہ دیا کہ وہ ان مخالفتوں سے بالکل نہ گھبرائیں مخالفتیں مومن کو پریشان نہیں کیا کرتیں۔اگر ہمیں کوئی فکر اور پریشانی لاحق ہونی چاہئے تو یہ ہونی چاہئے کہ کسی شخص کے خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص میں کمی نہ ہو۔آپ نے فرمایا ہمارے مردوں، عورتوں، بچوں نوجوانوں اور بوڑھوں کو اپنے اس دشمن کی فکر کرنی چاہئے جو انہیں تقویٰ اور نیکیوں میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا درج ذیل اقتباس سنایا۔حضورؑ فرماتے ہیں کہ:۔''میں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان لوگوں کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو۔تقویٰ طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لے گا وہ فرماتا ہے کہ:اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْن۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد3 صفحہ 39، 40)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ ان کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔تقویٰ کہتے ہیں بدی سے پرہیز کرنے کو اور محسنون وہ ہوتے ہیں جو اتنا ہی نہیں کہ بدی سے پرہیز کریں بلکہ نیکی بھی کریں اور پھر یہ بھی فرمایا: لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی۔یعنی ان نیکیوں کو بھی سنوار سنوار کر کرتے ہیں۔مجھے یہ وحی بار بار ہوئی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْن اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اس وقت ملے گی جب سچی تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔''(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد3 صفحہ 39)

تقویٰ وطہارت پاکیزی کے بارہ میں یہ توقعات ہیں جو حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی تمام احمدیوں سے ہیں جن پر ہم سب کو پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے

اسی خطبہ جمعہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ان تمام مخالفتوں کے باوجود خدا تعالیٰ کس طرح لوگوں کے رخ احمدیت کی طرف پھیر رہا ہے۔ یہ بھی احمدیت کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے آپ نے خطبہ جمعہ میں کم وبیش 15 مثالیں دنیا کے مختلف ممالک سے ایسے لوگوں کی پیش فرمائیں جنہوں نے صرف ایم۔ٹی۔اے پر عربی چینل اور دیگر پروگرام دیکھے اور اپنی تسلی کی۔جس پر خدا تعالیٰ نے بھی انہیں راہنمائی عطا فرمائی اور وہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔الحمدللہ علی ذالک۔

پس اس وقت MTA خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ اور احمدیوں کی روحانی تربیت و اصلاح کے لیے بہت مفید رول سرانجام دے رہا ہے جس کی طرف توجہ دینے کی سب احمدیوں کو ضرورت ہے۔

پرانے احمدی تو اس بات کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک وقت تھا جب خلیفہ وقت خطبہ جمعہ قادیان سے اور پھر ربوہ سے ارشاد فرماتے تھے اسے بدر اور الفضل میں شائع کرنے کے لیے بھی ایک وقت لگ جاتا تھا اور پھر وہ خطبہ نمبر جب جماعتوں میں پہنچتا تھا تو بہت پرانا ہو جاتا تھا یعنی اس وقت تک مزید تین، چار خطبات وہ چکے ہوتے تھے۔مگر احباب کے شوق کا یہ عالم تھا کہ وہ بیوت الذکر میں اس خطبہ کو سننے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔گھروں میں اخبار الفضل اور بدر بڑی باقاعدگی سے پڑھا جاتا تھا تا کہ پتہ لگ سکے امام وقت نے کیا خطبہ دیا ہے۔

آج ہم پر خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان عظیم ہوا ہے کہ خلافت کی برکت سے MTA کی نعمت میسر آئی ہے اور آج نہ صرف خطبات جمعہ ہم اسی وقت سن لیتے ہیں بلکہ تمام ایسے ممالک جہاں خلیفۃ المسیح جلسوں، اجتماعوں کے لئے بنفس نفیس شرکت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اس میں نہ صرف ہم شامل ہو جاتے ہیں بلکہ اس روحانی ماحول سے دلوں پر ایک خاص اثر ہوتا ہے اور اجتماعی دعا میں بھی شمولیت ہو جاتی ہے جو کہ وحدت ملی کی ایک بہت بڑی علامت ہے اس لئے خاکسار اپنے تمام بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرے گا کہ ایم۔ٹی۔اے کی اس نعمت سے فائدہ اٹھائیں۔خود بھی اور اپنے بچوں کو ایم۔ٹی۔اے سے جوڑ دیں۔ایم۔ٹی۔اے پر حضور انور کی قیادت اور راہنمائی میں اتنے اچھے اور وسیع المطالب پروگرام نشر ہو رہے ہیں جس کے فائدہ کا احاطہ کرنا بھی مشکل ہے۔

خود حضور انور بچوں کی کلاسیں لے رہے ہیں۔یہ کلاسیں صرف بچوں کے لیے ہی نہیں ہیں بلکہ ہم بڑوں کو بھی اس سے بہت فوائد اور علمی و روحانی مدد ملتی ہے۔پھر جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ کلاسیں ہیں۔رمضان المبارک کے آخری درس القرآن ہیں۔فقہی مسائل، Real Talk، خواتین کا پروگرام، انگریزی اور دوسرے زبانوں میں نشر ہونے والے پروگرام، قرآن پڑھانے کے اسباق، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے درس القرآن، سوال وجواب کی محفلیں، راہ ھدیٰ، لقاء مع العرب، کتنے ہی پروگرام ہیں جو ہم سب سن سکتے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

اس لئے بار بار یہی عرض ہے کہ ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام سنیں اور خصوصیت کے ساتھ خلیفہ وقت کے خطابات اور تقاریر جس قدر بھی آپ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں فائدہ حاصل کریں اور اپنی علمی و روحانی پیاس بجھائیں۔

ایک مخالف احمدیت MTA کے فوائد کا اقرار ان الفاظ میں کرتا ہے:۔"قادیانی ٹیلی ویژن گھر گھر میں داخل ہو چکا ہے۔قرآن مجید کی تلاوت و تفسیر، درس احادیث، حمد و نعت اور تمام قوموں کے قادیانیوں خصوصاً عربوں کو بار بار پیش کر کے قادیانی ہماری نوجوان نسل کے ذہن پر بری طرح چھا رہے ہیں۔ اس طرح ہمارے بزرگان کرام کی پچھلی 100 سال کی مساعی پر پانی پھرتا نظر آرہا ہے۔لوگ ہم سے پوچھنے لگ گئے ہیں کہ سفید داڑھی اور پگڑی والا شخص جو تمام اسلامی عقائد کا اقرار کرتا ہے، حضرت محمد مصطفی ﷺ کو بار بار اپنا آقا کہتا ہے ان کی سیرت کے حسین تذکرے کرتے ہوئے روپڑتا ہے کافر کیسے ہوسکتا ہے۔"

(الاعتصام لاہور 24/جنوری 1997)

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم۔ٹی۔اے کی دعوت الی اللہ کے ضمن میں فرمایا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لوگ جماعت کی طرف کھنچے چلے آرہے تھے بعینہٖ وہی بات آج خلفاء کے حق میں پوری ہو رہی ہے اور اس وقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے روزانہ ڈاک میں سینکڑوں خطوط بیعتوں کے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ جماعت کی مخالفت کے باوجود ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہو رہا ہے ورنہ ہمارے پاس نہ ہی اتنے وسائل ہیں نہ ہی اتنے واعظ ہیں سب کچھ خدا کا فضل ہے۔

ایک نو احمدی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ انہیں اگرچہ دین حق کا کچھ علم پہلے تھا مگر جب انہوں نے ایم۔ٹی۔اے دیکھا تو انہیں اس چینل کا انداز علمیت پسند آیا جس نے انہیں متاثر کیا اور اس سے ان کی روحانیت میں بھی اضافہ ہوا لیکن بیعت کرنے میں تاخیر کی۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ انہیں ڈر لگتا تھا کہ وہ عہد بیعت کو کس طرح پوری طرح نبھا سکیں گے۔حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ نئے آنے والوں کی سوچیں اور فکریں ہیں اس لئے پرانے احمدیوں کو اور ان کی اولادوں کو بھی محاسبہ کرنا چاہئے اور فکر کرنی چاہئے کہ وہ کہاں تک عہد بیعت پر عمل کر رہے ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہماری کلاس نے 1973ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد پاس کیا اور ہم ساری کلاس پہلی مرتبہ نظارت اصلاح و ارشاد مقامی میں محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم کے پاس دفتر میں پہنچے جہاں ہماری مختلف جماعتوں میں تعیناتی ہوئی تھی تو آپ نے ہم سب کو اپنے گرد کرسیوں پر بٹھایا اور پھر ہر ایک سے باری باری پوچھا کہ آپ اب میدان عمل میں جا رہے ہو مجھے بتاؤ کہ آپ وہاں جا کر کیا کام کرو گے؟ ہر ایک نے اپنی اپنی عقل اور فہم و ادراک کے مطابق اپنے اپنے کام کرنے کی تفصیل

بتائی۔ کسی نے کہا کہ میں ست لوگوں کو Active کروں گا، کسی نے کہا میں نمازیں پڑھاؤں گا اور سکھاؤں گا، کسی نے کہا قرآن سکھاؤں گا، کسی نے کہا دعوت الی اللہ کروں گا، اس طرح ہر ایک نے باری باری اپنا موقف بتایا۔ محترم مولانا صاحب نے فرمایا:۔ٹھیک ہے یہ سب کام ہونے چاہئیں لیکن میں آپ کو صرف ایک کام بتاؤں گا اگر آپ وہ کرلیں گے تو یہ سارے کام آسان ہو جائیں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ **آپ میں سے ہر ایک خلیفہ وقت کی آواز کو جماعت تک پہنچائے۔ جو کام خلیفہ وقت جماعت کو کہتے ہیں وہ آپ جماعت کو بتاتے جائیں اگر آپ یہ کام کرلیں گے تو باقی سارے کام خود بخود ہوتے چلے جائیں گے۔**

یہ اب ذاتی تجربہ اور حقیقت ہے کہ کامیابی اسی میں ہے۔ پس MTA دیکھیں اور سنیں، ایک پاک تبدیلی ضرور پیدا ہوگی اور اس طرح ایک حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا بھی پڑھی جو ہم سب کو پڑھتے رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے، اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔''

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کشتی نوح میں ایک اور دعا یوں بیان ہوئی ہے:۔''اب میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 85)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صحبت صالحین اختیار کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔(توبہ:120)۔ آج ہر جگہ پھیلتی ہوئی بے حیائی اور دہریہ پن سے ہمیں اور ہمارے بچوں کو جو چیز بچا سکتی ہے وہ صحبت صالحین ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ایم۔ ٹی۔ اے کی صورت میں صحبت صالحین کا ایک ایسا ذریعہ ہمیں مہیا کر دیا ہے جس تک ہر شخص آسانی سے رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ اس چینل کے ذریعہ ہم خدا کے پیارے بندے کا دیدار کرتے ہیں اس کی باتیں سنتے اور اس کی محفل سے مستفید ہوتے ہیں جس سے ہمارے نفوس میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پس MTA سنیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں اور اس طرح اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑے رکھیں۔ اسی میں ساری کامیابیاں مضمر ہیں۔

ٹھیک وقت پر آیا ہوں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''میں ٹھیک ایسے وقت پر آیا ہوں جس میں یاجوج ماجوج کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ ہر بلندی اور سمندر کی لہر پر سے پھلانگتے ہوئے پھیل رہے ہیں''۔

(علامات المقربین اردو ترجمہ صفحہ:105)

درود شریف کے بارہ میں ایک اعتراض کا جواب

(مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (الاحزاب: 57)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کو پوری دنیا کے لئے فضل اور رحمت کو جذب کا ذریعہ بنایا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔''

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ۔ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد)

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا صرف آپؐ کے لئے دعائے رحمت نہیں ہے بلکہ آپ کی برکت سے اس دعا کا دائرہ بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ دورود شریف کا ذکر ہو رہا تھا تو انصار میں سے ایک نوجوان نے پوچھا کہ آل محمد ﷺ سے کیا مراد ہے تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس سے ہر مومن مراد ہے۔ (درمنثور فی التفسیر الماثور۔ تفسیر سورۃ الاحزاب آیت 56)

کسی بھی روحانی فیض کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ پر درود پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم ﷺ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور انکے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھذا بما صلیت علیٰ محمد۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ: 131)

درود کی اہمیت و برکات اتنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اس پر بہت کثرت کے ساتھ دوام اختیار کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے چودھری رستم علی صاحب کے نام تحریر فرمایا:

''بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں۔ اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر

گیارہ سو دفعہ روز درود مقرر کریں یا سات سو دفعہ مقرر کریں تو بہتر ہے۔ **اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی ابراھیم انک حمید مجید**۔ یہی درود شریف پڑھیں۔ اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے۔ تو زیارت رسول کریمؐ بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویر قلب اور استقامت دین کے لئے بہت موثر ہے۔"

یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر درود کو پوری دنیا کے لئے رحمت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ لیکن حال ہی میں متین خالد صاحب کا ایک مضمون روزنامہ خبریں کی 7 ستمبر 2011ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اس میں درود کے حوالے سے اعتراض اُٹھانے سے پہلے یہ تمہید باندھی ہے کہ جب 1974ء میں آئین میں دوسری ترمیم سے قبل قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں جماعت احمدیہ کے وفد سے سوالات کئے جا رہے تھے تو اٹارنی جنرل صاحب نے یہ اعتراض اُٹھایا کہ جب احمدی کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتے ہیں تو اس میں لفظ محمد ﷺ سے احمدی نعوذُ باللہ بانی سلسلہ احمدیہ مراد لیتے ہیں۔ بقول متین خالد صاحب کے اس وقت اٹارنی جنرل صاحب نے اس لغو اعتراض کی تائید میں کچھ حوالے بھی پیش کئے تھے۔ جو حوالے متین خالد صاحب نے اس مضمون میں درج کئے ہیں جن کو بقول اُن کے اٹارنی جنرل صاحب نے اسمبلی میں پڑھا تھا اور ان کو سن کر احمدی وفد **بالکل لا جواب** ہو گیا تھا، ان میں سے دو کا تعلق درود شریف کے موضوع سے ہے۔ ہم یہ حوالے اسی طرح درج کر دیتے ہیں جس طرح مضمون نگار نے درج کئے ہیں۔ اور پھر قارئین اس مضمون کے مصنف کی ذہنی حالت کا اندازہ خود لگا سکتے ہیں۔

اس مضمون میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف سیرت المہدی سے یہ جملہ درج کیا گیا ہے۔

"اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا **لاکھ لاکھ** درود اور سلام ہو۔" (**سیرت المہدی جلد سوئم ص**: 208)

پھر الفضل میں شائع ہونے والے ایک مضمون سے یہ جملہ درج کیا گیا ہے۔ **اللھم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح موعود** (**روزنامہ الفضل قادیان** 31/جولائی 1937 **ص**5)

پھر خود ہی متین خالد صاحب نے اس کا ترجمہ یہ درج کیا ہے۔ "اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔ یہ جملہ متین خالد صاحب نے ایک احمدی سید اختر احمد صاحب کے ایک مضمون سے لیا ہے جو اس وقت الفضل میں شائع ہوا تھا۔

اب پڑھنے والے خود ہی دیکھ سکتے ہیں کہ متین خالد صاحب یہ ثابت کرنے چلے تھے کہ جب احمدی کلمہ پڑھتے ہوئے محمد ﷺ کہتے ہیں تو اس سے نعوذُ باللہ ان کی مراد بانی سلسلہ احمدیہ ہوتی ہے اور وہ اس لغو مفروضے کی تائید میں جو حوالے پیش کر رہے ہیں وہ خود ہی اس مفروضے کی

تردید کررہے ہیں۔ یہ دونوں حوالے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب احمدی آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک لیتے ہیں تو اس سے یقینی طور پر مراد حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہوتی ہے اور جب مسیح موعود کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات ہوتی ہے ورنہ دوسرے حوالے میں محمد ﷺ کے الفاظ کے بعد اور 'و' کے بعد **علی عبدک المسیح موعود** کے الفاظ علیحدہ نہ استعمال کئے جاتے۔ اور اسی طرح پہلے حوالے سے، جو کہ سیرت المہدی سے لیا گیا ہے، یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے مراد آنحضرت ﷺ کی مبارک ذات ہوتی ہے اور جب مسیح موعود کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں تو اس سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات مراد ہوتی ہے۔ وہ جس چیز کو دلیل بناکر پیش کررہے ہیں وہ خود ان کے مفروضے کی مکمل طور پر تردید کررہی ہے۔ اور صرف ان دو حوالوں کا کیا ذکر ہے، جماعتِ احمدیہ کا لٹریچر جو لاکھوں صفحات پر مشتمل اور دنیا کی بیسیوں زبانوں میں ترجمہ ہوکر شائع ہوچکا ہے اس بے سروپا الزام کی مکمل طور پر تردید کررہا ہے۔ اور اس لٹریچر کا ایک بڑا حصہ اب انٹرنیٹ پر موجود ہے کوئی بھی دیکھ کر اس بات کی تصدیق کرسکتا ہے کہ فقط بدحواسی کے عالم میں ایک بے سروپا الزام لگایا جارہا ہے اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

لیکن یہ امر قارئین کے لئے باعثِ دلچسپی ہوگا کہ اسمبلی کی اس کارروائی کے حوالے سے یہ طبقہ نہ صرف مسلسل غلط بیانی سے کام لے رہا ہے بلکہ جیسا کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اکثر ایسی صورت میں اس گروہ کی دوسری غلط بیانی پہلی غلط بیانی سے بالکل مختلف نکلتی ہے اور اس کی تردید کردیتی ہے۔ اب ہم درود کے حوالے سے ہی جائزہ لیتے ہیں کہ اسمبلی میں اس حوالے سے کیا سوال ہوا تھا اور کیا جواب دیا گیا تھا۔ اور پہلے اس ضمن میں کیا غلط بیانی کی گئی تھی اور پھر کچھ سالوں کے بعد اس ضمن میں پہلے سے مختلف کیا واقعات بیان کئے گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ 10/اگست 1974ء کی کارروائی کے دوران پہلے وقفہ کے بعد اٹارنی جنرل صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے دریافت کیا کہ کیا قادیان میں کوئی پریس ضیاء الاسلام نام کا تھا۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا اس میں کوئی رسالہ 'درود شریف' نام کا شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے پڑھا نہیں مگر دیکھا ہے۔ پھر اٹارنی جنرل صاحب نے کہا کہ اس میں جو درود شائع کیا گیا ہے اس میں درود میں محمد کے بعد احمد آجاتا ہے اور پھر آل محمد کے بعد آل احمد آجاتا ہے اور اس کی ایک فوٹو کاپی بھی پیش کی اور اس سے اپنی طرف سے ایک روایت بھی پڑھ کر سنائی جس کے مطابق کسی صاحب نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ درود بانی سلسلہ احمدیہ کی موجودگی میں بھی پڑھا گیا ہے اور انہوں نے کبھی نہیں روکا۔ اس وقت امام

جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ یہ کتاب تو احمدی کی لکھی ہوئی ہے لیکن آپ جو درود سنا رہے ہیں وہ جماعت میں رائج نہیں ہے اور نہ جس نام سے یہ روایت بیان کی جارہی ہے وہ نام جماعت میں کوئی معروف نام ہے جس کی روایت سند مانی جائے۔ جب گفتگو ذرا لمبی چلی اور غالباً اصل حوالہ سامنے آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس اشاعت میں یہ درود ہے ہی نہیں۔ اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے کہا کہ کیا یہ بات غلط ہے تو اس پر پھر فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اس پر انہوں نے پھر پوچھا کہ کیا آپ کو ہدایت ہے کہ یہ درود پڑھیں تو اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آج پہلی دفعہ یہ سن رہا ہوں۔ اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے چاروناچار گفتگو کا رخ کسی اور طرف موڑ دیا۔

چونکہ اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے تھے۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ بعد میں مکمل تحقیق کر کے حقائق بیان کئے جاتے۔ چنانچہ جب کارروائی سوا سات بجے شروع ہوئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اٹارنی جنرل صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ رسالہ درود شریف کی فوٹو کاپی ہمیں دی گئی تھی۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے تھے۔ اور ہمارے پاس کئی ایڈیشن ہیں، وہ سارے ہم نے دیکھے ہیں۔ اور اس میں یہ عبارت کہیں نہیں ہے۔ جو چھپا ہوا ہے وہ بھی غلط ہے۔ جو صفحہ نمبر ہے وہ بھی غلط ہے اور عبارت یہ وہ بھی غلط ہے۔ اب یہ بہت بڑی خفت تھی جو سوال کرنے والوں کو اُٹھانی پڑ رہی تھی۔ انہوں نے خدا جانے کس طرح ایک فوٹو کاپی بنا کر پیش کی تھی اور اب اسی روز اسمبلی میں یہ بھانڈا پھوٹ گیا تھا کہ اعتراض کرنے کے لئے جو عبارت پڑھی گئی تھی وہ غلط تھی۔ جعلسازی تھی یا کیا تھا یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن جب اصل کتاب پڑھی گئی تو اس میں یہ عبارت موجود نہیں تھی۔ اٹارنی جنرل صاحب پر تو گھڑوں پانی پڑ گیا۔ انہوں نے کچھ بات بڑھانے کی کوشش کی تو سپیکر صاحب نے اس خفت سے ان کی گلوخلاصی کرانے کے لئے یہ کیا کہ کہا

When I think the denial comes there is no need of explanation

یعنی جب تردید ہو گئی ہے تو وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ صحیح نکلتا یا غلط حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ہی اس اعتراض کو باطل کر دیتا ہے کیونکہ اس کتاب کے آغاز میں ہی وہی مسنون درود شریف درج کیا گیا جو کہ نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اس کو پڑھنے کی بہت کچھ فضیلت بیان کی گئی ہے کیونکہ یہ درود شریف آنحضرت ﷺ نے سکھایا تھا۔ اور اس درود شریف کا متن ہم اس مضمون کے آغاز میں درج کر چکے ہیں۔

جب اللہ وسایا صاحب نے اس کارروائی کا تحریف شدہ متن شدہ شائع کیا تو 10 راگست کی کارروائی میں اس حصہ کو بھی بہت کچھ تحریف کر کے شائع کیا اور جس حصہ میں سوال کرنے والوں کو واضح خفت اُٹھانی پڑی تھی وہ حصہ غائب کر دیا۔ کیونکہ اصل کارروائی کو وہ شائع کرنے کے

متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ دلچسپی رکھنے والے اللہ وسایا صاحب کی کتاب ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' مطبوعہ علم وعرفان پبلشرز ایڈیشن اول جولائی 2000ء کے صفحہ 141 تا143 پر یہ حصہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس حصہ میں اللہ وسایا صاحب نے یہی لکھا ہے کہ اس وقت اٹارنی جنرل صاحب نے رسالہ درود شریف کا حوالہ پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس تحریف شدہ اشاعت کو بھی پڑھ جائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ درود کے حوالے سے یہ اعتراض اسی موقع پر اُٹھانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور اس وقت بھی یہ اعتراض اس پس منظر سے نہیں اُٹھایا گیا تھا جیسے متین خالد صاحب پیش کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اس تحریف شدہ اشاعت کے مطابق بھی اور کسی موقع پر ایسا نہیں کیا گیا کہ درود شریف کے حوالے سے یہ اعتراض اُٹھایا گیا ہو۔ لیکن اب مخالفین کو مزید پریشانی اور گھبراہٹ کا سامنا ہے تو اس حوالے کو تبدیل کر الفضل کے شمارے کا حوالہ بنا دیا گیا ہے۔ پہلے یہ آپس میں فیصلہ کر لیں کہ کون سچ بول رہا ہے۔ دونوں کے دعووں میں تضاد ہے اور دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دونوں نے اپنی تحریروں میں غلط بیانی سے بھرپور کام لیا ہے اور یہ بات دلچسپ ہے کہ ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' کا دیباچہ خود متین خالد صاحب نے تحریر کیا تھا اور اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کئے تھے۔

ویسے متین خالد صاحب کی ''متانت'' اپنی جگہ مگر ان کی یہ عادت کچھ غیر متین سی ہے کہ ایک موقف یا اعتراض پیش کرتے ہیں لیکن اس کی تائید میں جو حوالہ پیش کرتے ہیں وہ ان کے بیان کردہ موقف کی تردید کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی تصنیف 'ثبوت حاضر ہے' اس قسم کے حوالوں سے بھری پڑی ہے۔ جن حوالوں کی فوٹو کاپیاں وہ ساتھ لگا کر اپنی اس تصنیف کو ضخیم بناتے ہیں وہ خود ہی ان کے الزام کی تردید کر رہی ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں متین خالد صاحب کی تحریر کچھ بے ربط اور مبہم ہوتی ہے اس لئے جب وہ کوئی اعتراض حوالے سمیت پیش کرتے ہیں تو یہ واضح نہیں ہوتا کہ اصل میں اعتراض ہے کیا درود کے بارے میں یہ دو حوالے پیش کرتے ہوئے بھی وہ واضح نہیں کر سکے کہ وہ اصل میں کیا اعتراض پیش کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس ضمن میں جو اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ متین خالد صاحب کی کوشش یہی تھی کہ یہ اعتراض کریں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ احمدیوں نے مسنون درود شریف کے علاوہ اپنا علیحدہ درود بنا رکھا ہے۔

2۔ جس طرز پر یعنی صل علی... کے الفاظ کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے احمدی اسی طرز پر بانی سلسلہ احمدیہ پر درود پڑھتے ہیں جو ان معترضین کے نزدیک ناجائز ہے۔ ہم ان دونوں اعتراضات کا قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں جائزہ لیں گے تاکہ کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے۔

جہاں تک پہلے اعتراض کا تعلق ہے تو یہ بات تو

ہم حوالے سے بھی واضح کر چکے ہیں اور جماعت احمدیہ کا بیسیوں زبانوں میں دنیا بھر میں موجود لٹریچر اس بات کا واضح ثبوت ہے اور دنیا بھر میں کسی احمدی بچے تک سے پوچھ کر بھی اپنی تسلی کی جا سکتی ہے کہ نماز میں اور عموماً ذکر کے طور بھی احمدی وہی مسنون درود شریف بڑی محبت سے پڑھتے ہیں جو کہ کئی احادیث میں بیان ہوا ہے اور جس کا متن ہم ایک حوالہ میں مضمون کے آغاز میں ہی درج کر چکے ہیں۔ البتہ بعض احمدیوں کی تحریروں میں اس قسم کے مختصر دعائیہ فقرے بھی لکھے مل جائیں گے جن کی دو مثالیں سیرت المہدی اور الفضل کے مذکورہ حوالوں میں موجود ہیں۔

تو واضح ہو کہ یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں کیونکہ احادیث نبویہ ﷺ میں اور سلف صالحین کی روایات میں ایسے کئی مختلف درود بیان ہوئے ہیں جن میں اس دعا میں برکت کے لئے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اور لوگوں کو آپ کے طفیل اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اور عالم اسلام کا لٹریچر اس قسم کی روایات سے بھرا ہوا ہے۔ درود کے بابرکت موضوع پر ایسی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں احادیث نبویہ ﷺ اور دوسرے لٹریچر سے چالیس چالیس مختلف درود جمع کئے گئے ہیں۔ ہم دو کتابوں کے نام لکھ دیتے ہین جن کو دیکھ کر ہر کوئی اپنی تسلی کرسکتا ہے۔

1۔ کتاب 'فضیلت و شان درود و سلام' مولفہ محمد شریف مغل ترتیب و نظر ثانی محمد رب نواز۔ اس کتاب کے صفحہ 116 سے 155 پر احادیث میں بیان کردہ چالیس قسم کے مختلف درود درج کئے گئے ہیں۔

1۔ کتاب 'فضائل درود شریف' مولفہ محمد زکریا کاندھلوی صاحب شائع کردہ مکتبہ محمد اخلاق بن محمد اسحاق، مدینہ منورہ۔ اس کتاب میں بھی مختلف قسم کے درود درج کئے گئے ہیں۔

اور ان درودوں میں مختلف لوگوں کو اس دعا میں آنحضرت کی اتباع میں شامل کیا گیا ہے مثلاً سنن ابو داؤد میں آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہم اہل بیت پر درود بھیجنا چاہے وہ ان الفاظ میں درود پڑھے **اللھم صل محمد النبی و ازواجه امهات المومنین و ذریته و اهل بیته.....** (سنن ابو داؤد باب الصلوة علی النبی ﷺ باب 334) چنانچہ اس درود میں خصوصیت کے ساتھ ازواج مطہرات اور آنحضرت ﷺ کی مبارک اولاد کو درود میں شامل کیا گیا ہے۔ بے شک آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا روحانی مراتب کے حصول کے لئے بہت ضروری ہے جیسا کہ بانی سلسلہ احمدیہ یہ اہم اصول بیان فرماتے ہیں:

''افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔'' (روحانی خزائن جلد 1 صفحہ: 598)

اس کے علاوہ حضرت حسن بصری نے ایک ایسے درود کو پڑھنے کی تاکید کی تھی جس کے الفاظ میں یہ عبارت شامل ہے۔ **اللھم صل علی محمد و علیٰ اٰله و اصحابه و اولاده و ازواجه و ذریته و اهل بیته و اصهاره و انصاره و اشیاعه و محبه و امته و علینا معهم اجمعین**

(فضائل درود شریف۔ مولفہ محمد زکریا کاندھلوی صاحب صفحہ 65)

اس درود میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ آپ سے محبت رکھنے والوں کو، تمام امت کو اور خود درود پڑھنے والے کو درود کی دعا میں شریک کیا گیا ہے۔ اب ہم اس سوال کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا صل علی ... کے الفاظ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لئے دعا مانگنا جائز ہے؟ یوں تو خود مسنون درود میں آل محمد کے الفاظ ہی اس مسئلہ کو حل کر دیتے ہیں لیکن ہم اس ضمن میں کچھ احادیث سامنے رکھیں گے تاکہ کوئی اشتباہ نہ رہے۔

پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ اس لفظ کے معنی کیا ہیں۔ مفردات امام راغب میں لفظ الصلوۃ کے معنی میں لکھا ہے کہ اس کا مطلب دعا دینے تحسین و تبریک و تعظیم کرنے کے ہیں اور لکھا ہے کہ محاورہ صلیت علیہ کا مطلب ہے کہ میں نے اس کو دعا دی اور پھر یہ حدیث درج کی ہے کہ اگر کسی کو کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے اور اگر روزہ دار ہے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فلیصل" یعنی وہ دعوت کرنے والے کے لئے دعائے رحمت کرے۔

(واضح رہے کہ اردو میں اس لفظ کا ترجمہ 'درود' کا لفظ ہے جس کے معنی دعا کے ہیں۔ فیروز اللغات)

صحیح مسلم میں حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب بھی آنحضرت ﷺ کے پاس کوئی قوم صدقہ لے کر آتی تھی تو آپؐ انہی الفاظ میں اس کے لئے دعا کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابو اوفیٰ آپؐ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا: اللھم صل علیٰ آل ابی اوفیٰ (یعنی اے اللہ ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت کر)

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الدعا لمن اتی بصدقۃ)

پھر صحیح مسلم یہ حدیث درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

(کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد)

یہ ترجمہ علامہ وحید الزماں کے ترجمہ سے لیا گیا ہے۔

سنن ابو داؤد میں تو ایک باب الصلوۃ علیٰ غیر النبی ﷺ (یعنی نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور پر درود بھیجنے کے بارے میں) درج کیا گیا ہے۔ اور اس بات کے جواز کے طور پر یہ حدیث درج کی گئی ہے کہ ایک عورت نے آپؐ کے حضور درخواست دعا کی تو آپ نے فرمایا صلی اللہ علیکِ و علیٰ زوجکِ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحم کرے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ . (البقرۃ: 158)

شاہ رفیع الدین دہلوی صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے "یہ لوگ اوپر ان کے ہیں درود، پروردگار ان کے سے اور رحمت ......"

الغرض جس طرح بھی جائزہ لیا جائے متین خالد صاحب کے اعتراضات نہ صرف غیر متین بلکہ بے بنیاد نظر

آتے ہیں۔ ان حقائق کو دیکھنے کے بعد یہی رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ اس موضوع پر کچھ لکھنے سے قبل انہوں نے بنیادی معلومات حاصل کرنے کا تکلف بھی نہیں کیا تھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک اعتراض اُٹھانے کی کوشش کی اور پھر بجائے اس کے حق میں ثبوت مہیا کرنے کے اپنے اعتراض کے خلاف ثبوت درج کر دیئے۔ ان سے ہماری درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود کو پوری دنیا کے لئے حصول رحمت کا ذریعہ بنایا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا وجود پوری دنیا کے لئے مجسم رحمت ہے۔ کم ازکم اس مقدس موضوع کو آڑ بنا کر انتشار پھیلانے اور غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ پر درود کو پوری دنیا کے لئے رحمت اور فضل جذب کرنے کا ذریعہ بنائے اور پوری دنیا اس سے فیضیاب ہو۔ آمین۔

نماز غفلتوں کو دور کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"ہر نماز پہلی نماز اور اپنے درمیان کی غفلتیں اور کوتاہیاں دور کرتی ہے۔ اور ہر جمعہ پہلے جمعہ اور اپنے درمیان کی کوتاہیوں اور غفلتوں کو جو باقی رہ جاتی ہیں دور کرتا ہے۔"

﴿خطبات ناصر جلد 5 صفحہ: 672﴾

اپنا خیال رکھنا

جب تک رہے اکٹھے ، دن رات گزرے اچھے
اب جا رہا ہوں بیگم ، اپنا خیال رکھنا

تم میرے گھر میں آئی ، خوشیاں ہزار لائی
ہر دم رہی ہو ہمدم ، اپنا خیال رکھنا

پیار و وفا تمہارا ، ہر دم رہا سہارا
بانٹا ہے میرا ہر غم ، اپنا خیال رکھنا

وقت جدائی آیا ، دل پر ہے غم کا سایہ
آنکھیں ہوئی ہیں پُرنم ، اپنا خیال رکھنا

بچوں سے دل لگانا ، تم مجھ کو بھول جانا
اک دن ملیں گے باہم ، اپنا خیال رکھنا

مرقد پہ میری آنا ، آنسو بھی کچھ بہانا
مجھ سے کہنا سب غم ، اپنا خیال رکھنا

(مکرم مبارک طاہر صاحب)

صغیرہ گناہ، کبیرہ کس طرح بنتے ہیں

(مکرمہ ارشاد عرشی ملک اسلام آباد)

ہم میں سے ہر انسان حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا کی اولاد ہے اور خطا کا پتلا ہے اس لئے ہم سے کسی لغزش کا ارتکاب ہونا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ حضرت آدمؑ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ انہوں نے لغزش کا ارتکاب ہونے کے بعد ربنا ظلمنا انفسنا کا وِرد کیا اور اللہ کے حضور گریہ وزاری کی انتہاء کر دی۔ سو ہم سب کے لئے اپنے جدِ امجد کی سنت پر چلنا لازمی ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی میں ہم سب سے کسی نہ کسی گناہ کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ کون سا گناہ صغیرہ اور کون سا کبیرہ ہے بلکہ منطقی انداز سے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری کم علمی اور غفلت کی وجہ سے کس طرح ہمارے صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتے ہیں۔ ان صغیرہ گناہوں کے کبیرہ گناہ بن جانے کے کچھ بنیادی اسباب ہیں:۔

پہلا سبب: گناہ پر ڈٹ جانا اور اسے بار بار کرنا۔ اصرار کی صورت میں صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اور استغفار کی صورت میں کبیرہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ اگر ایک کبیرہ گناہ کے بعد آدمی دوسرا کبیرہ گناہ نہ کرے تو معافی کی زیادہ امید ہوتی ہے بہ نسبت اس صغیرہ گناہ کے جس پر آدمی ڈٹا رہے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے پتھر پر پانی کا ایک قطرہ مسلسل گرتا رہے تو وہ پتھر میں سوراخ کر دیتا ہے گو کہ وہ ایک معمولی قطرہ ہے لیکن ایک ہی دفعہ بہت سا پانی پتھر پر ڈال دینے سے ایسا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگر چہ وہ کم ہو''۔ جس طرح اچھا دائمی عمل فائدہ مند ہوتا ہے اگر چہ کم ہو اسی طرح چھوٹے گناہ جب بار بار کئے جائیں تو دل کو تاریک کرنے کی زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ انسان اچانک کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اس کے آگے پیچھے کوئی صغیرہ گناہ نہ ہو۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کسی سابقہ دشمنی کے بغیر اچانک کوئی قتل جیسے گناہ کا مرتکب ہو جائے یا اچانک ڈاکہ ڈالنے چل پڑے۔ تو ہر کبیرہ گناہ سے پہلے بہت سے صغیرہ گناہ ہوتے ہیں جو نوبت یہاں تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور اگر کبیرہ گناہ کا اچانک ہونا متصور ہو اور آدمی اسے دوبارہ بھی نہ کرے تو اس میں اس صغیرہ کے مقابلے میں معافی کی زیادہ امید ہوتی ہے جس پر آدمی ڈٹا رہتا ہے۔

دوسرا سبب: صغیرہ گناہ کے کبیرہ بن جانے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ انسان اس کو معمولی سمجھے۔ جب انسان کسی گناہ کو معمولی اور چھوٹا سمجھتا ہے اور اس پر مُصر رہتا ہے تو وہ گناہ اللہ

تعالیٰ کے حضور بڑا ہو جاتا ہے اور جب انسان کسی گناہ کو بڑا سمجھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چھوٹا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گناہ کو بڑا سمجھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل میں اس سے نفرت پائی جاتی ہے اور وہ اسے ناپسند کرتا ہے۔ اور یہی نفرت گناہ کی شدتِ تاثر کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہے جبکہ گناہ کو معمولی سمجھنا اس سے الفت کی علامت ہے اور اس سے دل پر گہرا منفی اثر مرتب ہوتا ہے جو دل کو سیاہ کرنے کا باعث بنتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''مومن اپنے گناہ کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے اس کے اوپر ایک پہاڑ ہو اور اس کے اس پر گرنے کا ڈر ہو اور منافق اپنے گناہ کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے جو اس کے ناک پر سے گزرتی ہے تو وہ اسے اڑا دیتا ہے''۔ مومن کے دل میں گناہ کے پہاڑ جیسا بڑا ہونے کا خوف اس لئے ہوتا ہے کیونکہ وہ جلالِ الٰہی کا علم رکھتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ جس کی اس نے نافرمانی کی ہے وہ بہت بڑی ذات ہے تو وہ صغیرہ گناہ کو بھی کبیرہ سمجھتا ہے۔

اسی اعتبار سے بعض عارفین نے فرمایا کہ صغیرہ گناہ کا وجود ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخالفت گناہ کبیرہ ہے۔ اسی طرح بعض صحابہ کرام نے تابعین سے فرمایا کہ تم ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان کو مہلکات میں شمار کرتے تھے کیونکہ جلالِ خداوندی کے حوالے سے صحابہ کرامؓ کو معرفتِ تامہ حاصل تھی۔

تیسرا سبب: صغیرہ گناہ کے کبیرہ بننے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کی پردہ پوشی فرمائی ہے نیز اسے ڈھیل دی ہے اسے معمولی چیز سمجھے، گناہوں پر دلیر ہو جائے اور یہ سمجھنے لگے کہ گناہوں پر اس کا قادر ہونا اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اور ایسا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خبری اور انسان کی جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے کہ ارشادِ خداوندی ہے کہ ''اور وہ اپنے آپ سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتوں پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا، تو انہیں جہنم کافی ہے وہ اس میں داخل ہوں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے لوٹنے کی''۔

چوتھا سبب: یہ ہے کہ انسان گناہ کر کے اسے ظاہر کرے یعنی ارتکابِ گناہ کے بعد اس کا ذکر دوسروں کے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر اپنی بُردباری کی وجہ سے جو پردہ ڈالا تھا یہ اس پردے کو اٹھا دے۔ دوسروں کے سامنے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے گناہ کو معمولی سمجھتا ہے یا دوسرے کو برائی کی ترغیب دیتا ہے یا اسے اپنے فعل پر گواہ بناتا ہے تو یہ سب باتیں جرم ہیں جو صغیرہ گناہ کے ساتھ مل کر اسے کبیرہ بنا دیتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''تمام لوگوں کے لئے معافی ہے لیکن گناہ ظاہر کرنے والوں کے لئے نہیں۔ تم میں سے ایک گناہ کی حالت میں رات گزارتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا پس صبح وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے اور اپنا گناہ بیان کرتا پھرتا ہے''۔

یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور نعمتوں میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ وہ خوبصورت چیزوں کو ظاہر کرتا اور بری چیزوں کو چھپاتا ہے اور پردہ دری نہیں فرماتا پس گناہ کا اظہار اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے۔اسی لئے بعض بزرگوں نے فرمایا کہ گناہ نہ کرو اور اگر ہو جائے تو اس کا اظہار کر کے دوسروں کو اس کی ترغیب نہ دو اس طرح کرنے سے دو گناہ ہو جائیں گے۔جب انسان کسی گناہ سے لذت حاصل کرتا اور اس پر خوشی اور فخر کا اظہار کرتا ہے تو وہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔بعض لوگ اپنے گناہ پر خوش ہوتے اور فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم نے دیکھا نہیں کہ میں نے کس طرح فلاں فلاں کو بے وقوف بنا کر ناقص مال بیچ دیا، یا میں نے کس ہوشیاری سے جعلی نوٹ چلا دیا یا کسی کا موبائیل فون ہتھیا لیا وغیرہ وغیرہ۔ پس اپنے گناہ پر خوشی اور فخر کرنے والا اسے کبیرہ بنا دیتا ہے۔

پانچواں سبب: صغیرہ گناہ کے کبیرہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ گناہ کرنے والا عالم ہو اور لوگ اس کی اقتداء کرتے ہوں۔جب وہ اس کا ارتکاب یوں کرے کہ لوگ دیکھ رہے ہوں تو یہ کبیرہ گناہ ہو جائے گا۔مثلاً کوئی عالم ریشمی لباس پہنے، زیب و زینت اور کروفر کے ساتھ باہر نکلے، صرف امراء اور حکمرانوں کے ساتھ میل جول رکھے اور غریبوں کو نظر انداز کرے، عوام الناس کو نفرت اور تعصب کا سبق پڑھائے اور انہیں اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرے، لوگوں کی جمع پونجی نذرانوں کے نام پر وصول کرے اور شاہانہ زندگی بسر کرے، دنیا کی طرف میلان رکھے، نئی نئی بدعتوں کو رواج دے، یہ وہ گناہ ہیں کہ جن میں عالم کی اتباع کی جاتی ہے۔اب وہ عالم دنیا سے رخصت بھی ہو جائے تو اس کی برائی باقی رہتی ہے اور عرصہ دراز تک دنیا میں پھیلتی رہتی ہے۔حدیث شریف ہے کہ ''جس نے کوئی برا طریق جاری کیا اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا بھی جو اس پر عمل کریں گے''۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عالم کے لئے خرابی اس کے اتباع کی وجہ سے ہوتی ہے۔اس سے کوئی لغزش ہو جاتی ہے پھر وہ اس سے رجوع بھی کر لیتا ہے لیکن لوگ اس کام کو کرنے لگتے ہیں اور زمانے بھر میں پھیلا دیتے ہیں۔بعض بزرگوں نے فرمایا عالم کی لغزش کشتی کے ٹوٹنے کی طرح ہے وہ خود بھی ڈوبتی ہے اور اس میں جو سوار ہیں وہ بھی ڈوبتے ہیں۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ عالَم کے پھسلنے سے ایک عالَم پھسل جاتا ہے اور جیسا کہ گناہوں کی وجہ سے علماء کے لئے سزا زیادہ ہے اسی طرح ان کی نیکیوں کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے بشرطیکہ شریعت کے مطابق چلیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور تمام عیاں اور نہاں بدیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(اس مضمون کی تیاری میں حضرت امام غزالیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ''احیائے علوم'' سے استفادہ کیا گیا ہے)

☆☆☆☆☆☆

”عہدِ نَو“

﴿مکرم عبدالسلام اسلامؔ صاحب﴾

یہ مہدی تمدن کا معمار نو
کئے فاش جس نے ہیں اسرار نو

اثر ہیچ شیشے کا فولاد پر
ہے تعمیر نو ٹھوس بنیاد پر

ہے پختہ بنا پر یہ نظم جہاں
”نئی ہے زمیں اور نیا آسماں

زمانے میں اک انقلاب آ گیا
ہر اک شے پہ گویا شباب آ گیا

زماں تو زماں یہ مکاں اور ہے
اسی نقش میں یہ جہاں اور ہے

صدا کیا ہے مہدی کی اعجاز ہے
ضمیر زمانہ کی ہم ساز ہے

ثریا سے ایماں اتارا گیا
جو تھے پست ان کو ابھارا گیا

محبت کے دریا بہائے گئے
خزینے ، دفینے لٹائے گئے

ہے مرزا کی لے انقلاب آفریں
ترنگ آفریں ہے شباب آفریں

جوانوں کو عزم جواں مل گیا
جبیں کو وہی آستاں مل گیا

ہوا دل کا شفاف آئینہ پھر
بنا طور سینا وہی سینہ پھر

نہال اپنے گیسو جھٹکنے لگے
امیدوں کے غنچے چٹکنے لگے

خزاں دیدہ گُل مسکرانے لگے
کہ مرغان حق چہچہانے لگے

مقدر کا تارہ جبینوں میں ہے
تڑپتا ہوا عشق سینوں میں ہے

نئے معرکوں کی ذرا سن نوید
جہاد قلم ہے بہ عہدِ جدید

یہ خادمؔ یہ ابوالعطاؔ اور جلالؔ
یہ ”خالد“ دریں جنگ عہد جمال

وہی روح ملت پہ تازہ بدن
شراب کہن ہے نئی انجمن

محبت فشاں ہے یوں بدر منیر
ہوئے شرق اور غرب الفت اسیر

اتر کر مسیحا نے پھونکا وہ صور
بپا حشر سا ہو گیا دور دور

اسی دین حق کی یہ تصویر ہے
یہ ”دورِ جمالی“ کی تعمیر ہے

مسیحا کی آواز ہے دلنواز
کھلا جس سے تخلیق آدم کا راز

سفر جو ہم نے کیا

(مکرم محمد انور نسیم صاحب ایڈیشنل منتظم عمومی مجلس انصاراللہ مقامی)

ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ مقامی ربوہ کے چودہ ارکان پر مشتمل قافلہ کے سہ روزہ تفریحی سفر کے لیے مورخہ 22 ستمبر 2001ء کو گیارہ بجے صبح دعا کے ساتھ روانہ ہوا پہلا پڑاؤ کلر کہار میں کیا گیا جہاں دوپہر کا کھانا کھایا اور فوٹو گرافی کے بعد سفر کا اگلا مرحلہ شروع ہوا۔

موٹر وے پر آنے کے بعد بائیں طرف کلر کہار کی جھیل دیکھی جس کا حسن اب اردگرد کے ماحول اور تجاوزات سے گہنا رہا ہے۔ سڑک کے دونوں طرف بلند و بالا سبز پہاڑ اور کہیں میدان خوبصورت نظارہ دکھا رہے تھے۔ موٹر وے سے گزرتے ہوئے دریائے جہلم اور دریائے سواں دیکھے۔ موٹر وے کے دونوں طرف خوبصورت نظاروں کا مشاہدہ کرتے ہوئے اسلام آباد کی طرف رواں دواں رہے اور بلند و بالا سرسبز پہاڑوں کے درمیان مری روڈ پر چھتر کے مقام پر ٹھہر گئے۔ دریا کے کنارے برلب سڑک چائے کا دور چلا اور پھر پارک میں لگی ایک کشتی میں بیٹھ کر لطف اندوز ہوئے۔ شام کو مری پہنچ کر سیر کی گئی۔ مری کی خنکی نے اپنا رنگ دکھایا اور سردی سے بچاؤ کا سامان شروع کیا اور قریبی سٹال پر جیکٹوں پر ہلہ بول دیا گیا ہر ایک نے اپنی ضرورت کے مطابق خریداری کی۔

مری کے مختلف مقامات کی سیر سے لطف اندوز ہوئے اور رات کے کھانے کے بعد خیرا گلی میں جائے قیام کی طرف روانہ ہوئے اور رات محترم ملک فاروق احمد صاحب کے بنگلہ پر قیام کیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

اگلے روز صبح ساڑھے آٹھ بجے ایوبیہ کے لئے سفر کا آغاز کیا ہر طرف بلند و بالا پہاڑوں پر سبزہ اور خوبصورت درختوں میں گھرے ہوئے گھر ایک دلفریب نظارہ پیش کر رہے تھے ایوبیہ پہنچ کر تبدیلی موسم کی وجہ سے اکثر بازار بند تھے۔ چند دکانیں مقامی لوگوں کی کھلی تھیں ایوبیہ میں چیئر لفٹ قریب ایک ٹریک ہے۔ یہ ٹریک 1933ء میں انگریزوں نے بنایا تھا۔ اس ٹریک کے ساتھ ساتھ نتھیا گلی سے مری تک پانی کی پائپ لائین بچھائی گئی جس کے ذریعہ بارش کا پانی نتھیا گلی سے مری تک پہنچایا گیا ہے۔ اور یہ پائپ لائین اس وقت سے آج تک صحیح طور پر کام کر رہی ہے۔ گیارہ بجے چیئر لفٹ مرمت ہو کر چلنے لگی تو چیئر لفٹ کے ذریعے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر اردگرد کے مناظر سے خوب محظوظ ہوئے۔ مختلف خوبصورت مقامات پر فوٹو بنائے گئے۔ اس دوران بارش ہوگئی پہاڑ کی چوٹی پر بارش کا یہ ایک عجیب منظر تھا بادل دھوئیں کی طرح گہری وادی سے اوپر کی طرف اور اِدھر اُدھر حرکت کر رہے تھے۔ بارش رکی تو ژالہ باری شروع ہوگئی سیر کرنے والے خوشی کے ساتھ ایک

دوسرے کو اس کی طرف متوجہ کرتے ہوئے لطف و اندوز ہو رہے تھے۔ کھانے کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ گروپوں کی صورت میں لفٹ پر نیچے آئے یہاں دھوپ تھی اور موسم سہانا۔ سیر کے شوقین افراد کی چہل پہل اور گہما گہمی تھی۔ بچے بندروں کو دیکھ کے لطف و اندوز ہورہے تھے۔ ہاتھوں میں پکڑ کر انہیں چیزیں دیتے اور خوش ہوتے۔ اسی دوران ایک شخص کھانے کی چیزیں اُٹھائے گزر رہا تھا بندروں نے ہلہ بول کر اس سے چھینا جھپٹی کی اور کامیاب ہو گئے۔ جن لوگوں کو وہاں جانے کا اتفاق ہو کھانے پینے کی چیزیں سرعام پکڑ کر گزرنے میں احتیاط لازم ہے۔ خصوصاً جب چھوٹے بچے ساتھ ہوں۔ بہتر ہے کہ کوئی چیز لے کر ان کو دے دی جائے تاکہ ان کی توجہ اس طرف ہو جائے۔ واپس مری روانگی ہوئی۔ سیر کے ساتھ ساتھ جیکٹس اور بعض ضرورت کی اشیاء دوستوں نے خریدیں۔ سیر اور لذیز کھانے سے لطف واندوز ہونے کے بعد واپس جائے قیام پر آ کر نمازیں ادا کی گئیں۔

اگلی صبح نماز فجر کے بعد اگلے سفر ایبٹ آباد ٹھنڈیانی کی تیاری کی گئی۔ صبح سات بجے دعا کے ساتھ سفر کا آغاز ہوا۔ چاروں طرف بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی سڑک اور قدرتی حسن کے مسحور کن نظاروں سے محفوظ ہوتے رہے کہ ایک موقع پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ حادثہ سے محفوظ ومامون رکھا۔ گاڑی کے بریک پیڈ گرم ہونے کی وجہ سے بریک فیل ہو گئے سڑک کے کنارے گاڑی روکی گئی۔ ٹائر بدلا گیا کہ اللہ نے ایک آدمی بھیج دیا۔ اس نے بریک آئل پمپ کر کے نکالا اور گاڑی ٹھیک ہو گئی۔ خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس مشکل میں اپنے فضل سے حل کا سامان کر دیا۔ یقیناً وہ ہمارے لئے ایک فرشتہ تھا۔ ہم نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا۔ نیچے جا کر برلب سڑک ایک بڑے دریا کے کنارے ناشتہ کیا گیا یہ دریا خشک تھا کہیں کہیں کناروں اور درمیان میں قریبی پہاڑوں سے آنے والا شفاف اور نہایت ٹھنڈا پانی بہہ رہا تھا۔ یہاں برلب سڑک ایک پائپ لائن غالباً سوئی گیس کی بچھائی جارہی تھی۔ ایبٹ آباد شہر سے کچھ پہلے ایک دکان پر رک کر ٹائر درست کرایا گیا۔ اور ٹھنڈیانی جانے کا انتظام کیا گیا۔ ٹھنڈیانی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر لطف و اندوز ہوئے۔ یہاں سے ایک سڑک کر گل کی طرف جاتی ہے۔ جو 1975ء میں بنی تھی اور 2001ء میں اس کی مرمت ہوئی۔ یہاں چوٹی پر پاک شاہینوں کا مسکن بھی ہے۔ اور ایک طرف چوٹی پر 1934ء کے قریب تعمیر ہونے والا چرچ بھی ہے جو اب بند ہے مگر چند دن پہلے وہاں ایک مذہبی تقریب کا انعقاد ہوا تھا جس میں اندرون و بیرون ملک سے اس چرچ سے متعلقہ لوگ شریک ہوئے تھے۔ ایک راستے پر چلتے ہوئے PMA گیسٹ ہاؤس پہنچے وہاں چائے پی گئی اور پھلوں سے حظ اُٹھایا گیا۔ دوستوں نے خوب تصاویر بنائیں۔ نام تو ٹھنڈیانی ہے مگر سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اس لئے ٹھنڈ نہ تھی نہ گرمی۔ معتدل موسم تھا۔ ایک گھنٹے قیام کے بعد واپس ہوئے اور پھر تین بجے کے قریب وہاں سے روانہ ہو کر براستہ موٹر وے 10:30 بجے بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ الحمدللہ

نتیجہ امتحان ”روحانی خزائن جلد21“ (نصف اوّل)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مرکزی مجلس شوریٰ 2011ء)

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب **”براہین احمدیہ حصہ پنجم“ (روحانی خزائن جلد 21) صفحہ 1 تا 214** کا امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے **947** مجالس کے **15,910** انصار نے شرکت کی۔ جو **93 فیصد مجالس** کے **60 فیصد پرچے** بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذیلی تنظیموں میں تعداد پرچہ جات کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ پاکستان دوم قرار پائی۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے اس پرچہ کا نتیجہ مورخہ 5 اکتوبر 2011ء کو روزنامہ الفضل میں شائع کیا۔ جس میں **82** پوزیشن ہولڈرز کے نتائج شائع کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کے اراکین نے **51** پوزیشنز حاصل کیں۔ جن میں سے **10** اوّل، **18** دوم اور **23** سوم ہیں۔ درج ذیل انصار نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے علم و عرفان میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ شعبہ تعلیم کی طرف سے ان انصار کی خدمت میں تحفۂ انعامی کتاب پیش کی جائے گی۔

نمبروں کے لحاظ سے پوزیشن۔ (کل نمبر 100)

اوّل: 98 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم کمال دین صاحب (سلطانپورہ۔لاہور) مکرم امان اللہ قریشی صاحب (سیالکوٹ شہر) مکرم عبدالرحمٰن صاحب (دارالیمن وسطی حمد ربوہ) مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) پیرزادہ نعیم احمد جاوید صاحب (گجرات شہر) مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب (اورنگی ٹاؤن۔ کراچی) مکرم بشارت احمد طاہر صاحب (کھاریاں ضلع گجرات) مکرم عظمت حسین شہزادصاحب (دارالفضل۔فیصل آباد) مکرم منور احمد تنویر صاحب (دارالصدر شرقی طاہر۔ ربوہ) مکرم عبدالمالک صاحب (دارالنصر شرقی نور۔ ربوہ) مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید صاحب (فیصل ٹاؤن۔لاہور)

دوم: 97 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب (کھاریاں ضلع گجرات) مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب (فیکٹری ایریا شاہدرہ۔لاہور) مکرم مظفر اللہ مبشر صاحب (گلستان جوہر جنوبی۔کراچی) مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب (جوہر ٹاؤن۔لاہور) مکرم چوہدری محمد لطیف انور صاحب (مغلپورہ۔لاہور) مکرم شیخ افضل الحق صاحب (واہ کینٹ۔ راولپنڈی) مکرم احمد حسین رانا صاحب (سانگلہ ہل ضلع ننکانہ) مکرم عبدالرحیم بھٹہ صاحب (بوریوالہ ضلع وہاڑی) مکرم محبوب احمد خان دہلوی صاحب (بیت النور۔لاہور) مکرم انجینئر طاہر احمد صاحب (مردان) مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب (دارالصدر شمالی انوار۔ربوہ) مکرم محمد نعیم صاحب (ڈنڈوت آر ایس ضلع جہلم) مکرم مجیب احمد قاسم صاحب (دارالفتوح شرقی۔ربوہ) مکرم صوفی محمد اکرم صاحب (رفاہ عام۔کراچی) مکرم مبارک احمد اعوان صاحب (پشاور شہر) مکرم شعیب احمد

ہاشمی صاحب (گلشن اقبال غربی۔کراچی) مکرم زاہد مسعود صاحب (دارالذکر۔فیصل آباد) مکرم مرزا رفیق احمد صاحب (بیت الحمد۔راولپنڈی)

سوم: 96 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب (جوہر ٹاؤن۔لاہور) مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب (دارالرحمت وسطی، ربوہ) مکرم ضیاء اللہ بٹر صاحب (بیت التوحید۔لاہور) مکرم چوہدری نصیر احمد وڑائچ صاحب (چک 46 شمالی ضلع سرگودھا) مکرم نصیر احمد قریشی صاحب (مردان) مکرم انتصار احمد ازکی صاحب (اسلام آباد وسطی) مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب (گلشن جامی۔کراچی) مکرم محمد رفیق صاحب (ڈرگ روڈ۔کراچی) مکرم شیخ محمد نعیم الدین صاحب (دارالنور۔فیصل آباد) مکرم محمد اقبال بسراء صاحب (رچنا ٹاؤن۔لاہور) مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب (گلشن اقبال شرقی۔کراچی) مکرم اشفاق حسین صاحب (گلشن جامی۔کراچی) مکرم منیر الدین بھٹی صاحب (گلشن جامی۔کراچی) مکرم وسیم احمد شاکر صاحب (واہ کینٹ۔راولپنڈی) مکرم مبارک انور ندیم صاحب (واہ کینٹ۔راولپنڈی) مکرم میجر ڈاکٹر مشہود احمد صاحب (پشاور روڈ۔راولپنڈی) مکرم سید منور احمد شاہ صاحب (بیت التوحید، لاہور) مکرم شیخ رفیق احمد ظفر صاحب (واہ کینٹ۔رولپنڈی) مکرم ملک محمود احمد اعوان صاحب (ڈیرہ اسماعیل خان ضلع بھکر) مکرم خواجہ منظور صادق صاحب (اسلام آباد شمالی) مکرم ندیم احمد صدیقی صاحب (ٹاؤن شپ۔لاہور) مکرم نور الٰہی بشیر صاحب (گلشن پارک۔لاہور) مکرم احسان اللہ قمر صاحب (واہ کینٹ۔راولپنڈی)

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

مامورِ زمانہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ بگڑ گیا اور قسم قسم کے اضطرابات سے بھر گیا اور اس کی دیواریں ٹوٹنے کے قریب ہو گئیں۔ بیماریاں پھیل رہی ہیں اور جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔موتا موتی کا عالم ہے۔ زمانہ کا ششم ہزار گزر گیا ہے اور میں اب ہزار ہفتم کے سر پر ہوں۔اے نوجوانو! نبیوں نے ایسا ہی کہا تھا۔پس کب تک تم میری تکذیب کروگے اور جزا و سزا دینے والے رب سے نہیں ڈروگے''۔

(سیرۃ الابدال اردو ترجمہ صفحہ: 24)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

ریفریشر کورس

ریفریشر کورس قیادت تربیت: ریفریشر کورس نائب ناظمین تربیت علاقہ واضلاع مورخہ 31رجولائی کو ایوان ناصر میں منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد و نظم اور تعارفی پروگرام کے بعد مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے افتتاحی تقریر کی۔ بعد ازاں مختلف تربیتی امور کی طرف نمائندگان کی راہنمائی کی گئی محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے حضور انور کے ارشاد "**اصلاح کا کام بہت بڑا ہے کسی کی اصلاح کرنے میں ہرگز تھکنا نہیں بلکہ چار ہزار دفعہ بھی کہنا پڑے تو کہیں نہ تھکنا ہے نہ مایوس ہونا ہے نرمی سے سمجھاتے چلے جانا ہے**" کے حوالے سے ضروری پہلو بیان کئے۔ دوسرے اجلاس میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اختتامی خطاب میں عہدیداران کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس پروگرام میں 9 نظامت علاقہ اور 32 نظامت اضلاع سے عہدیداران نے شرکت کی۔

میٹنگ سہ ماہی سوم: ناظمین علاقہ و اضلاع کی مرکزی سہ ماہی میٹنگ مؤرخہ 18رستمبر 2011ء بروز اتوار صبح 9 بجے انصار اللہ کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس نے عہد دہرایا اور افتتاحی خطاب کیا۔ جس کے بعد قائدین کرام نے باری باری اپنے شعبہ جات کی ہدایات دیں۔ آخر پر محترم صدر مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا اور عہدیداران کو نصائح کیں۔ نماز ظہر و عصر کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔ حاضری 99 فیصد تھی۔

اجلاسات و ریفریشر کورسز: مؤرخہ 23رستمبر کو مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان کی زیر صدارت ضلع اسلام آباد کے نائب ناظمین، زعماء اعلیٰ، زعماء مجالس اور زعماء حلقہ جات کا ریفریشر کورس ہوا جس میں صدر محترم نے شعبہ جات کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ کل حاضری 26 اراکین تھی۔

☆ **مؤرخہ 11رستمبر کو بیت النور لاہور** میں اجلاس ہوا جس میں 23 منتظمین اصلاح و ارشاد، 30 داعیان و دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نے شرکت کی۔

☆ مؤرخہ 15رستمبر کو **مجلس شاہ تاج** ضلع منڈی بہاؤالدین میں تربیتی اجلاس (سوال و جواب) زیر صدارت مکرم مظفر احمد درانی صاحب ہوئی۔ حاضری 26 انصار تھی۔

☆ 16رستمبر ضلع **منڈی بہاؤالدین** کے عہدیداران اور زعماء مجالس کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ 13 مجالس کے زعماء 14 منتظمین اصلاح وارشاد 27 دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ کل حاضری 64 تھی۔ بزم ارشاد کا پروگرام بھی کیا گیا، جس میں حاضری 54 تھی۔

☆**ضلع گجرات** میں میٹنگ ہوئی جس میں مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب اور مکرم جاوید اقبال انجم نے شرکت کی۔ حاضری 9 ممبران ضلعی عاملہ، 27 زعماء مجالس و نمائندگان نے شرکت کی۔

☆مؤرخہ **30 ستمبر کو ضلع حافظ آباد** کی پریم کوٹ میں میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب،مکرم عبدالجلیل صادق صاحب،مکرم شکیل احمد قریشی صاحب اور مکرم ناظم صاحب علاقہ نے شرکت کی۔ 10 مجالس کے 60 عہدیداران نے شرکت کی۔

☆مؤرخہ **25 ستمبر کو ضلع شیخوپورہ** کی میٹنگ میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب،مکرم مظفر احمد درانی صاحب، مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب اور مکرم ناظم صاحب علاقہ نے شرکت کی۔ ضلعی عاملہ زعماء اعلیٰ اور 32 مجالس کے زعماء میٹنگ میں شامل ہوئے۔

☆مؤرخہ **23 ستمبر کو ضلع اوکاڑہ** میں مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نے کلاس داعیان اور عہدیداران کے ریفریشر کورس میں شرکت کی۔ اس میں 43 انصار شریک ہوئے۔

ایثار ۔ میڈیکل کیمپس : ☆سندھ کے علاقہ جات میں حالیہ سیلاب میں ریسکیو اور ریلیف کے کام کے حوالہ سے **مجلس انصاراللہ پاکستان** کی طرف سے 9 ستمبر کو 4 ڈاکٹرز و عملہ پر مشتمل وفد انصاراللہ کی ایمبولینس پر ادویات وغیرہ لیکر روانہ ہوا۔ ضلع میرپور خاص میں مقامی دوستوں کے بھرپور تعاون سے 22 مقامات پر میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ ضلع نواب شاہ کے مضافات اور شہر میں 8 مقامات اور ضلع حیدر آباد میں بھی 16 مقامات پر میڈیکل کیمپس لگا کر مریضوں کا معائنہ کر کے ایلوپیتھی اور ہومیو پیتھی ادویات فراہم کی گئیں۔ اسی طرح دوسرے اضلاع میں متفرق مقامات پر میڈیکل کی سہولیات مہیا کی گئیں۔ مجموعی طور پر 10 روز میں 17,000 مریضوں کا معائنہ کر کے مفت ادویات دی گئیں۔ جن میں سے 433 گھرانوں کے 2,800 افراد تک گھر گھر ادویات پہنچائی گئیں۔ ادویات کی کھیپ ان علاقہ جات میں ہر دوسرے تیسرے روز ربوہ اور کراچی سے پہنچائی جاتی رہی۔ خدمت کیلئے ایمبولینس کے علاوہ گاڑیاں بھی استعمال کی گئیں۔ جہاں گاڑی نہیں پہنچ پاتی تھی وہاں کشتی کے ذریعہ،ٹریکٹر ٹرالی کے ذریعہ ٹیمیں پہنچیں۔ ان تمام اضلاع میں بھجوانے کے لئے مرکز میں تین ہزار کی تعداد میں ٹیوبز مرہم تیار کروا کر بھجوائی گئیں۔

☆**مجلس انصاراللہ ضلع کراچی** سندھ نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے 12 تا 22 ستمبر 23 مقامات پر میڈیکل کیمپس لگائے گئے اور 4,755 مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات مہیا کی گئیں۔ جن پر ادویات کے حوالے سے ٹوٹل 4,48,179 روپے خرچ ہوئے۔ میڈیکل کیمپس میں مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب،مکرم ڈاکٹر عبدالباقی صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب،مکرم سید محمد احمد صاحب،مکرم محمد حنیف ڈار صاحب،مکرم سید علیم شاہ صاحب نے خدمات پیش کیں اور مکرم سہیل احمد اور مکرم شوکت جاوید صاحب ممبران عاملہ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی اپنی ذاتی گاڑیوں پر احباب کو اندرون سندھ چھوڑنے کے لئے دو مرتبہ گئے۔ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کی ایمبولینس اس تمام عرصہ میں میڈیکل کیمپس کے عملہ کو دستیاب رہی۔

☆ **مجلس انصاراللہ ضلع لاہور** نے بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے مبلغ تین لاکھ روپے سیلاب زدگان کی امداد اور ادویات کے لئے مہیا کئے۔

☆ **مجلس دارالنور فیصل آباد** نے ماہ رمضان میں کل 30ہزار روپے مالیت کے راشن کے پیکٹس 35 گھروں میں تقسیم کئے، 40افراد کی 42,000 روپے کیش سے امداد کی گئی، 12,000 روپے کی میڈیسن میڈیکل کیمپ میں دی گئیں۔6مریضوں کی 13,200 روپے کی رقم سے مدد کی گئی۔ایک لڑکی کی شادی میں 30,000 روپے کی امداد کی گئی۔10 گھروں میں عیدالفطر پر 30 نئے سوٹ بھجوائے گئے۔ایک مستحق خاتون کو سلائی مشین عطیہ کی گئی۔

☆ **مجلس شالامار ٹاؤن لاہور** نے ماہ رمضان میں کل 120 پیکٹس راشن وغیرہ کے بنا کر 120 گھرانوں میں تقسیم کئے۔جن پر کل 69,427روپے خرچ ہوئے۔

☆ **مجلس بیت التوحید لاہور** نے عید کے موقع پر کل 35,000 روپے انصار کی طرف سے مستحقین کو عیدی کے طور پر دئے اور اس کے علاوہ 15عدد سوٹ بھی دئے گئے۔

☆ **مجلس بیت الاحد لاہور** نے 27/اگست کو 40عدد پیکٹ افطار کے لئے سوشل سیکیورٹی ہسپتال میں تقسیم کئے۔

☆ **مجلس فیصل ٹاؤن لاہور** نے ماہ رمضان میں 30عدد گفٹ پیکس تقسیم کئے۔عید کے روز ہسپتالوں میں 72 مریضوں کی عیادت اور ان کو کھانے پینے کی اشیاء دیں۔

☆ **مجلس اورنگی ٹاؤن کراچی** نے ماہ اگست میں 563 افراد کو کھانا کھلایا، 107 مریضوں کی عیادت، 53 مریضوں کا علاج کیا گیا۔31,192 روپے سے 34 مریضوں اور مستحقین کی مدد کی گئی۔26,600 روپے کا راشن خرید کر 10 گھرانوں کو دیا گیا۔

☆ **زعامت علیاء دارالذکر فیصل آباد** نے ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے تمام احمدی گھرانوں کل 100 شیشی دوائی تقسیم کی ہر شیشی میں 5 نفوس کی دوائی تھی۔

☆ **ضلع ساہیوال** میں ڈینگی بخار سے بچاؤ کا ہومیوپیتھی نسخہ تمام مجالس کے کل 273 گھرانوں میں دوائی پہنچائی، نیز 169 غیر از جماعت گھرانوں میں دوائی دی گئی۔

☆ **مجلس گلشن پارک لاہور**: ماہ اگست میں 75 انصار کی طرف سے 16,750 روپے مستحقین کو بطور امداد دئے۔ 8 انصار نے 2 ہسپتالوں میں مریضوں کی عیادت کی اور ان میں پھل اور دودھ وغیرہ تقسیم کیا۔عید کے موقع پر انصار نے خدام کے ساتھ مل کر 26 عید گفٹ پیکس مستحقین میں تقسیم کئے۔

☆ **زعامت علیاء واہ کینٹ راولپنڈی** رمضان میں 10 پیکٹس سحری وافطاری کے مستحقین کو پہنچائے گئے۔

☆ **ماہ اگست میں گلگت بلتستان** میں لگائے گئے میڈیکل کیمپس جس میں مکرم ڈاکٹر شفقت اللہ جوئیہ صاحب، مکرمہ ڈاکٹر کوثر بتول صاحبہ ہومیو ڈاکٹر مکرم رانا مبشر حمید صاحب، پیرامیڈیکل سٹاف، مکرم محمد طلحہ شفقت صاحب مکرم محمد اسامہ شفقت صاحب اور دو ڈرائیورز کل 9افراد پر مشتمل اس وفد نے 3,105غریب ونادار افراد کی خدمت کی مجموعی طور پر کل 8 مقامات پر کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔

☆ **ماہ ستمبر میں قیادت ایثار** نے عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ میں میڈیکل کیمپ لگایا۔تعداد مریض 270 رہی۔

☆ **زعامت علیاء مغلپورہ** کے تحت 2 میڈیکل کیمپس ڈاکٹر

اعجاز احمد صاحب اور ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نے 17 اور 21 ستمبر کو لگائے۔کل 85 مریضان کا علاج کیا گیا۔

☆**ضلع حافظ آباد** کے زیر انتظام ماہ اگست میں 2 میڈیکل کیمپس ہوئے۔(1 ناصر میڈیکل کمپلیکس حافظ آباد۔2 رکھوالا ڈیرہ۔) تعداد مریض 90 رہی۔

☆**مجلس کریم نگر فیصل آباد** نے مورخہ 9 ستمبر کو فیصل لیبارٹری میں فری میڈیکل کیمپ لگایا۔کل 50 مریضوں نے بلڈ ٹیسٹ کروایا۔اور کمپیوٹرائزڈ رپورٹ فراہم کی گئی۔

☆**مجلس بیت الاحد لاہور** نے مورخہ 14 اگست کو رائے ونڈ اور یتیم خانہ نزد ایل ڈی اے ایونیو میں میڈیکل کیمپس لگائے۔کل 45 مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔

☆**مجلس گلشن پارک لاہور** نے ماہ اگست میں 2 میڈیکل کیمپس لگائے۔جس میں 49 مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔

وقار عمل

☆**12/اگست کو دار الحمد مسعود آباد** کے نماز سنٹر میں صفائی کی۔کل 4 حلقہ جات کے 41 انصار نے شرکت کی۔

☆**مجلس کریم نگر فیصل آباد** نے مورخہ 25 ستمبر کو احمدیہ قبرستان ملت روڈ میں اجتماعی وقار عمل کیا۔اور کھالوں کی صفائی کی گئی۔اس میں کل 42 انصار نے شرکت کی۔

☆**مجلس میر ابجڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر:** میں مورخہ 23/ اگست کو نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر کی جگہ وقار عمل کیا گیا۔کل حاضری 150 انصار تھی۔

☆**مجلس گلشن پارک لاہور** نے مورخہ 28/اگست کو زعامتی سطح پر وقار عمل کیا تمام انصار نے اپنے اپنے گھر کے سامنے کا حصہ صاف کیا۔کل 94 انصار نے شمولیت کی۔

☆**ضلع اسلام آباد** نے ماہ اگست میں 27 رمضان کو بیت الذکر میں وقار عمل کیا۔کل 9 زعامتوں کے 26 انصار نے شمولیت کی۔بعد ازاں افطاری اور کھانا پیش کیا گیا۔

☆مورخہ 25 ستمبر کو **لانور کراچی** میں وقار عمل کیا گیا راستے سے جھاڑیاں اور کچرا صاف کر کے تقریباً 25 ٹرالی زائد مٹی اٹھائی گئی۔کل 10 انصار نے وقار عمل میں شرکت کی۔

ذہانت و صحت جسمانی

☆**مکرم ناظم صاحب ضلع نارووال** نے 10 تا 12/ستمبر مجالس میں بلڈ پریشر اور شوگر کے متعلق لیکچرز دلوائے۔

☆**مجلس کریم نگر فیصل آباد** نے مورخہ 25 ستمبر کو احمدیہ قبرستان میں پکنک کا پروگرام بنایا۔جس میں گولہ پھینکنا، ڈبل جمپ، تیز چلنا، کلائی پکڑنا، کے مقابلہ جات کروائے گئے۔اور بعد ازاں پوزیشن لینے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔کل حاضری 50 تھی۔

☆**مجلس اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد** نے مورخہ 17/ اگست کو سائیکل سفر و پکنک کا انتظام کیا۔کل 21 انصار نے 12 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔

☆**30/ستمبر کو ضلع حافظ آباد** کے ورزشی مقابلہ جات مابین مجالس رسہ کشی، گولہ پھینکنا اور کلائی پکڑنا پریم کوٹ میں منعقد ہوئے۔اس پروگرام میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، مکرم عبدالجلیل صادق صاحب اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب شامل ہوئے۔کل حاضری 60 تھی۔

☆**مورخہ 22 اگست کو دار الحمد مسعود آباد فیصل آباد** میں ایک طبی لیکچر کا انتظام کیا گیا جس مین ڈینگی بخار، بلڈ پریشر اور شوگر سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر بتائی گئیں۔کل حاضری 24 تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجالس کی مساعی

سالانہ اجتماع انصار اللہ ضلع اسلام آباد 2011ء

سالانہ اجتماع کے حاضرین کا ایک منظر

ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ ضلع اسلام آباد صدر مجلس کے ہمراہ

وقارعمل مجلس انصار اللہ واہ کینٹ بمقام بیت المحمود

وقارعمل مجلس 30/11-L ساہیوال ۔ سڑک کی تعمیر

Regd # FR - 8

Monthly ANSARULLAH November 2011

Editor: Muhammad Mahmood Tahir

(c.nagar:35460) E-mail: ansarullahpakistan@gmail.com

Ph: 047-6212982 Fax: 047-6214631 Cell: 0336-7700250

ع گلشن احمد کو مہکاتی ہے خوشبوئے شہید

مکرم نسیم احمد بٹ صاحب ابن محمد رمضان بٹ صاب

مظفر کالونی سمن آباد۔فیصل آباد

تاریخ شہادت: 4/ستمبر 2011ء (پیدائشی احمدی)

تاریخ پیدائش: 1957ء عمر: 54 سال

پیشہ: کاریگر پاورلوم فیکٹری

اہلیہ: آسیہ نسیم صاحبہ بنت مقصود احمد بٹ صاحب

اولاد: چار بیٹیاں، دو بیٹے

جنازہ: 4/ستمبر بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ۔تدفین: قبرستان عام

مکرم ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب

ڈیرہ گولیانوالہ جماعت احمدیہ کجر ضلع شیخوپورہ

تاریخ شہادت: یکم اکتوبر 2011ء (دوران تدریس)

تاریخ پیدائش: 25/مئی 1969ء عمر: 42 سال

تاریخ بیعت: 29/ستمبر 2010ء مع فیملی

پیشہ: گورنمنٹ پرائمری ٹیچر

اہلیہ: مکرمہ عشرت صاحبہ

اولاد: مکرم جبران دلاور صاحب (17 سال) مکرم عبداللہ دلاور صاحب (15سال)

بیٹیاں: عزیزہ دعا دلاور (5 سال) ۔عزیزہ اسریٰ دلاور (3 سال)

جنازہ: 2/اکتوبر 2011ء صبح 9 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔تدفین: قبرستان عام